رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

الحکم

پہ گویم با تو گر آئی بدار قادیاں بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)

قیمت پیشگی سالانہ

۱- ... سے صہ

۲- ... سے عہ

۳- ہندوستان سے باہر سے

۴- غیر مذاہب والوں سے

۵- اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے

نمبر ۲۰ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۷ء مطابق ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ | جلد ۱۱

اخراجات لنگر

احباب جلد توجہ کریں

آج دنیا بھر میں سب سے بڑھکر رضائے الٰہی کے راہ میں اپنا مال خرچ کرنے کی توفیق جس جماعت کو دیگئی ہے وہ یہی **احمدی** جماعت ہے جس کے اندر خدا کا رسول موجود ہے۔ خدا تعالےٰ کی پاک وحی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ جو آج سے تیرہ سو سال پہلے نبیوں کے سردار ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی وہی وحی آج پھر ظلی طور پر اس کے ظل اور نائب مسیح موعود پر نازل ہوئی ہے کہ لوگوں کو خوشخبری دو کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میری متابعت اختیار کرو۔ خدا کے محبوب بن جاؤ گے۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے اس آواز کو سنا۔ اور مانا۔ اور اس کے مطابق عملدرآمد کیا۔ خدا کا فضل زیادہ سے زیادہ ان پر ہو۔ میں دیکھتا ہوں کہ تھوڑے ہی عرصہ میں جسقدر اخراجات صدر انجمن احمدیہ نے اس جماعت احمدیہ کے چندوں کی آمد پر اٹھائے ہیں اور اٹھا رہی ہے وہ اس امر کے لئے کافی شہادت ہے کہ یہ تحریک اور سلسلہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے جس کے فرشتے سعید لوگوں کے دلوں میں اسکی تائید کا جوش ڈال رہے ہیں۔ چند دن ہوئے کہ مسجد مبارک کی توسیع کے واسطے تحریک کی گئی تھی تو اس کا نتیجہ جو ہوا اسکی ادنیٰ مثال یہ ہے کہ خود قادیان کے احمدیوں نے جو اکثر غریب اور قلیل آمدنیوں والے مہاجر ہیں۔ قریب ڈیڑھ سو کے روپیہ جمع کر دیا ہے اور ہنوز ہو رہا ہے یہی حال ہر مد کا ہے لیکن اس وقت جس مد کیطرف میں خصوصیت سے احباب کو توجہ دلاتا ہوں وہ ایک ایسی مد ہے جس کے واسطے دوسری مدات مثلاً مدرسہ، مقبرہ، میگزین وغیرہ مدات کیطرح کوئی خاص آدمی مامور نہیں۔ کہ لوگوں سے مانگے سوائے اس مامور کے جسکی عادت نہیں کہ لوگوں سے مانگا کرے یعنی مد لنگر خانہ جو خود حضرت مسیح موعود کے زیر انتظام ہے اور جس کے اخراجات بسبب کثرت آمد و رفت مہماناں دن بدن بہت بڑھتے جاتے ہیں۔ اسجگہ اس امر کا ظاہر کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ بعض شریر لوگ اپنی اخباروں اور کتابوں میں خلقت کو دھوکہ دینے کے واسطے یہ لکھا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنی آمدنی کو بڑھانے کے واسطے مدرسہ میگزین اور مقبرہ بہشتی کی تجویز نکالی ہے اسمیں شک نہیں کہ اگر (نعوذ باللہ) یہ شخص ایسا ہی دنیا دار ہوتا جیسا کہ خبیث لوگوں کے ظنون فاسدہ میں داخل ہے تو مقبرہ بہشتی کی تجویز ضرور ایسی ہے کہ ہزاروں نہیں لاکھوں روپے جمع ہو سکتے تھے اور وہ جماعت جو مقبرہ بہشتی کے واسطے چندے دے رہی ہے اس کے نزدیک تو اس شخص کا وجود ایسا پیارا ہے کہ اگر لاکھوں نہیں کروڑوں روپیہ بھی فقط اس کے ذاتی اخراجات پر صرف ہو جائے تو تمام چندہ دہندوں کے واسطے دل کی راحت اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہوتا۔ باقی رہے حسود جنکی قسمت میں سوائے جہنم کی جلن کے اور کچھ نہیں آیا انکی بکواس کی پرواہ کسیکو کیا ہے لیکن کیا یہ امر ہمارے دوستوں کے ایمان کو اور بھی ترقی دینے کا موجب اور نادان معترض کو شرمندگی کے عرق میں غرق کرنیکا موجب نہیں ہوا کہ اس آخری عمر کے وقت جبکہ آمد کا ایک بڑا ذریعہ پیدا ہوا تو حضرت اقدس نے اُس آمد کا وصول کرنا اور خرچ کرنا ایک انجمن کے سپرد کر دیا اور خود کوئی تعلق اسکی

آمد و خرچ کے ساتھ ذرہ برابر نہ رکھا۔ مقبرہ کا چندہ براہ راست محاسب کے پاس آتا ہے ایسا ہی دوسرے تمام چندے براہ راست محاسب کے دفتر میں آنے باضابطہ رجسٹر دفتر چڑھائے جاتے ہیں۔ روپیہ ایک امین کے پاس ایک آہنی صندوق میں رکھا جاتا ہے اور کچھ بنک میں رکھا جاتا ہے اخراجات کے واسطے باقاعدہ بل بنتے ہیں اور ایک اکونٹینٹ مقرر ہے جو انکی پڑتال کرتا ہے۔ پھر چک جاری ہوتا ہے ہر ایک خرچ کمیٹی کی منظوری سے ہوتا ہے اور ہزاروں آتے ہیں اور ہزاروں خرچ ہو جاتے ہیں اور حضرت اقدس کو خبر ہی نہیں ہوتی کہ کتنا روپیہ آیا ہے اور کہ وہاں کہاں رکھا گیا ہے۔ چہ جائیکہ وہ آپ ہی لیں یا خرچ کریں۔ ہاں لنگر کا چندہ حسب معمول حضرت کے پاس آتا ہے اور یہ ضرور ہے کہ ایسا ہی ہو تاکہ کچھ مدت اور زائرین اور مہاجرین کو خود مسیح موعود کا مہمان کہلا سکنے کا فخر حاصل ہو سکے۔

خیر یہ تو ایک درمیانی بات تھی۔ اب میں اصل امر کی طرف پھر توجہ کرتا ہوں۔ جس کے واسطے میں نے اس وقت قلم اٹھایا ہے اور وہ یہ ہے کہ دوسرے مدات کی طرف زیادہ تحریک ہونے کے سبب اور لنگر کے چندہ کے واسطے کوئی خاص تحریک نہ ہونے کے سبب چندہ لنگر کی آمد اس طرح گھٹتی جاتی ہے جس طرح کہ اس کے اخراجات بڑھتے جاتے ہیں۔ خدا رحم کرے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کو کہ وہ ایسے موقعہ پر بعض خاص دوستوں کو پرائیوٹ خط لکھا کرتے تھے۔ مجھے تو پورے طور پر معلوم ہی نہیں کہ وہ کس کس کو لکھا کرتے تھے۔ اس واسطے میں امید کرتا ہوں کہ وہ تمام دوست اسی مضمون کو اپنے نام خاص خط سمجھ کر پورے زور کے ساتھ چندہ لنگر کی طرف متوجہ ہوں گے۔ چونکہ حضرت کی ڈاک اور منی آرڈر روز کے دیکھنے کا مجھے موقع ملتا ہے اس واسطے میں بوثوق کہہ سکتا ہوں کہ اخراجات کے مقابل میں اس وقت آمد بہت کم ہے۔ اور دوستوں کو چاہیئے کہ اس وقت نہ صرف ماہواری چندہ کی ادائیگی میں کوشش کریں اور ان کو باقاعدہ بنائیں بلکہ کچھ یکمشت چندہ جمع کر کے فوراً ارسال فرماویں۔ تمام چندہ براہ راست حضرت کے نام آنا چاہیئے لیکن کسی دوسرے چندہ کے ساتھ شامل ہو کر محاسب صاحب کے پاس آ جائے تو بھی حرج نہیں بشرطیکہ کوپن میں اور علیحدہ خط میں اسکی تفصیل درج ہو۔ یکمشت چندہ کے واسطے میں بالخصوص جماعتہائے سیالکوٹ۔ لاہور۔ گجرات۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ پشاور انبالہ کو متوجہ کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ میری یہ تحریر انشاء اللہ جلد اپنا اثر دکھائے گی۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

نظم

کیوں ہو رہا ہے خورم و خوش آج کل جہاں — کیوں ہر دیار و شہر ہوا رشک بوستاں
چھپنے پر اس مریض کے کیوں لٹ گئی — جو کل ملک تھا سخت ضعیف اور ناتواں
ان بیکسوں کی بیکسی کیوں ہو گئی — جنکا کہ کل جہاں میں نہ تھا کوئی پاسباں
وہ لوگ جو کہ راہ ہی سے راہ ستے ہوئے — کیوں انکے چہرہ پر ہے خوشی کا اثر عیاں
تاریکی و جہالت و ظلمت کدھر گئی — دنیا سے آج اٹھ گیا کیوں ہر کہ نشاں
مجھسے سنو کہ اتنا تغیر ہے کیوں ہوا — جو بات کل نہاں ہی ہوئی آج کیوں عیاں
یہ وقت وقت حضرت عیسےٰ ہے دوستو — ہم نائب خدا ہیں جو ہیں مہدی زماں
ہو کر غلام احمد مرسل سے آ گئے ہیں — قربان جن کے نام پہ ہو گئے ہیں انس و جاں
سب دشمنان دین کو بیسوں کیا ذلیل — بخشی ہر ایک عزت و جل ہے وہ عزو شاں
جو ان سے لڑنے آئی وہ دنیا اٹھ گئے — باقی کوئی بچا ہی تو ہے اب وہ نیم جاں

ان کو ذلیل کرنے کا جس نے کیا خیال
ایسا ہوا ذلیل کہ جینا ہوا محال

رنج و غم و ملال کو دل سے بھلا دیا — جو داغ دل پہ اپنے لگا تھا مٹا دیا
ہم ہوئے پر رستے تھے کہاں کہاں — جو راہ راست تھا ہمیں اس نے بتا دیا
اک جام معرفت کا جو ہم کو پلا دیا — جتنے شکوک و شبہ تھے سب کو مٹا دیا
دکھلا کے ہم کو تازہ نشانات دمبدم — چہرہ خدا نے عز و جل کا دکھا دیا
ہم کیوں کریں نہ اسپہ فدا جان آبرو — روشن کیا ہے دین کا جس نے بجھا دیا
وہ دل جو بغض و کینہ کو دور ہو رہے — دین کا کمال ان کو بھی اس نے دکھا دیا
اس نے ہی آکے ہمکو اٹھایا زمین سے — تھا دشمنوں نے خاک میں ہم کو ملا دیا
ڈوئی قصوری۔ دہلوی لیکھو سو مراج — ساروں کو ایک دار میں اس نے گرا دیا
ایسے نشاں دکھائے کہ دنیا کھول کر — کفار نے ہی اپنے سروں کو جھکا دیا

احسان اس کے ہم پہ ہیں بیحد و بیکراں
جو گن سکے انہیں نہیں ایسی کوئی زباں

برطانیہ جو تم پہ حکومت ہے کر رہا — تم جانتے نہیں ہو کہ ہے بھید اس میں کیا
یہ بھی اسی کے دم سے نعمت ہمیں ملی — تا شکر جان و دل سے خدا کا کرو ادا
نازل ہوئے تھے عیسےٰ مریم جہاں پہ جب — اس وقت جاری قیصر روما کا حکم تھا
گو تھی بھی دیاں کی نہ وہ اپنی سلطنت — پر اپنی سلطنت سے بھی آرام تھا سوا
ویسی ہی سلطنت ہمیں اب ملی ہے دی — تا اپنی قسمتوں کا نہ تم کو رہے گلا
پر جیسا اس مسیح سے بڑھکر ہے یہ مسیح — یہ سلطنت بھی پہلی سے ہے امن میں سوا
یہ رعب اور شان بھلا اس میں تھی کہاں — یہ دبدبہ تھا قیصر روما کو کب ملا
ایسی شان قیصر ہندوستان کی — ہے دشمن اسکی خنجر براں سے کانپتا

اس سلطنت کی تم کو بتاؤں وہ خوبیاں
جن سے کہ اسکی مہر و عنایات ہوں عیاں

اس کے سبب سے ہند میں امن و اماں ہے — نے شور و شر کہیں ہے نہ آہ و فغان ہے
ہندوستان میں ایسا کہاں ہے ہوں کہ — ہر شور و پشت جس سے ہوا نیم جاں ہے
وہ جا بجا نہ ہوتی تھی ہر روز لوٹ مار — ہر طرح اسکی جگہ یہ امن و اماں ہے
خفیہ یہ کوئی بات نہ بتلاؤں میں تمہیں — طرز حکومت ان کی ہر اک پر عیاں ہے
ہندوستان میں چار و طرف ریل جاری ہے — ان کا ہی کام ہے یہ یہ انہی کی نشان ہے
جنیر ہیں ہزاروں ڈاک میں بھیجو تم جلیل — نقصان اسمیں کوئی نہ کوئی زیاں ہے
پھیلائی تار ملک میں آرام کے لئے — یہ سلطنت بھی ہم پہ بہت مہرباں ہے
چھوٹوں بڑوں کی جیتی ہوتی ہے یاں بسر — نے مال کا خطر ہے نہ نقصان جان ہے
بیٹھتے ہیں ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند — اس سلطنت میں یاں تک امن اماں ہے

پھر بھی نہ کوئی مانے جو احسان تو کیا نہیں
اسکو سے بے خرد کہیں یا بے حیا کہیں

ہندوستان سے اٹھ گیا تھا علم اور ہنر — باں آنا تھا نہ عالم و فاضل کوئی نظر
پھیلا ہوا تھا ہر طرف جہل ملک میں — کوئی نہ تھا جو آ کے ہمارا ہو چارہ گر
اپنے پرائے چھوڑ کے سب ہو گئے الگ — ہم بیکسوں پہ آخر انہوں ہی کی نظر
انگریزوں نے ہی ... حال دیکھکر — کھولے ہیں علم و فضل کے ہم پر ہزار در
مذہب میں ہر طرح ہمیں آزاد کر دیا — چلتا نہیں ہے کوئی جبر کا تبر
بیجا کرے تو باز پوچھے کوئی کچھ کرے — آزاد کر دیا ہے انہوں نے ہر اک بشر
القصہ سلطنت یہ بڑی مہرباں ہے — آتی نہیں جہان میں ایسی کوئی نظر
فضل خدا سے ہم کو ملی ہے یہ سلطنت — جو کہ ہے ایسی نفع رساں ورنہ ضرر
اور اس سے بڑھ کے رحم خدا کا یہ ہے — عیسیٰ مسیح بنا دیا ہے ہم کو راہبر

محمود درد دل سے یہ ہے اب میری دعا
قیصر کو بھی ہدایت اسلام ہو عطا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اعلان

بار دوم

(مَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوۡ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ)

افسوس کہ اس ملک کے اکثر لوگ جو مولوی کہلاتے یا ملہم ہونیکا دم مارتے ہیں جب خداتعالیٰ کا کلام اُن کو سُنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ وہ افترا ہے انہیں لوگوں پر اتمام حجت کرنے کے لئے میں نے کتاب حقیقۃ الوحی تالیف کی ہے کب تک یہ لوگ ایسا کریں گے۔ آخر ہر ایک فیصلہ کے لئے ایک دن ہے اور ہر ایک قضاء و قدر کے نزول کے لئے ایک رات ہے۔ اسوقت میں نمونہ کے طور پر خداتعالیٰ کا ایک کلام ان لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں اور بالخصوص اسجگہ مخاطب میرے مولوی ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری اور مولوی عبدالجبار اور عبدالواحد اور عبدالحق غزنوی ثم امرتسری اور منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ لاہوری اور ڈاکٹر عبدالحکیم اسسٹنٹ سرجن تراوڑی ملازم ریاست پٹیالہ ہیں اور وہ کلام یہ ہے کہ خداتعالیٰ نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا ہے۔ اِنِّیۡ اُحَافِظُ کُلَّ مَنۡ فِی الدَّارِ وَاُحَافِظُکَ خَاصَّۃً۔ ترجمہ اس کا بموجب تفہیم الٰہی یہ ہے کہ میں ہر ایک شخص کو جو تیرے گھر کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا اور خاصکر تجھے۔ چنانچہ گیارہ برس سے اس پیشگوئی کی تصدیق ہو رہی ہے اور میں اس کلام کے منجانب اللہ ہونے پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خداتعالیٰ کی تمام کتب مقدسہ پر اور بالخصوص قرآن شریف پر اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے پس اگر کوئی شخص مذکورہ بالا اشخاص میں سے یا جو شخص ان کا ہمرنگ ہے یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ انسان کا افترا ہے تو اُسے لازم ہے کہ وہ قسم کھا کر ان الفاظ کے ساتھ بیان کرے کہ یہ انسان کا افترا ہے خدا کا کلام نہیں۔ وَلَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی مَنۡ کَذَّبَ وَحۡیَ اللّٰہِ۔ جیسا کہ میں بھی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ وَلَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی مَنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ۔ اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے اور یہ در حقیقت میرے کسی کلام میں یہ الفاظ نہیں بلکہ کہ ہر ایک شخص جو بیعت کرے وہ طاعون سے محفوظ رہیگا بلکہ یہ ذکر ہے کہ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَمۡ یَلۡبِسُوۡۤا اِیۡمَانَہُمۡ بِظُلۡمٍ اُولٰٓئِکَ لَہُمُ الۡاَمۡنُ وَہُمۡ مُّہۡتَدُوۡنَ۔

پس کامل پیروی کرنیوالے اور ہر ایک ظلم سے بچنے والے جس کا علم محض خدا کو ہے۔ بچائے جائیں گے اور کمزور لوگ طاعون سے شہید ہو کر شہادت کا اجر پاویں گے اور طاعون ان کے لئے تمحیص اور تطہیر کا موجب ٹھیرے گی۔

اب میں دیکھوں گا کہ اس میری تحریر کے مقابل پر بغرض تکذیب کون قسم کھاتا ہے مگر یہ امر ضروری ہے کہ اگر ایسا مکذب اس کلام کو خدا کا کلام نہیں سمجھتا تو آپ بھی دعوے کرے کہ میں بھی طاعون سے محفوظ رہوں گا اور مجھے بھی خداتعالےٰ کیطرف سے یہ الہام ہوا ہے تا دیکھے کہ افترا کی کیا جزا ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

الراقم

خاکسار میرزا غلام احمد

ڈائری

برو ز [illegible] | ایک دوست کا خط حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ حضرت ابراہیم پر آگ کا ٹھنڈی ہو گئی تھی کیا یہ فی الواقع آگ تھی یا [illegible] کچھ اور۔ حضرت نے فرمایا فتنہ و فساد کی آگ تو ہوتی ہی [illegible] ہوتی ہے اور وہی ہمیشہ کوئی ایسا نگ اختیار کرلیتی ہے [illegible] سمجھ و منا طاقت اپنے نبی کی تائید میں اس کے بالمقابل دکھاتا ہے [illegible] ظاہری آتش کا حضرت ابراہیم پر سرد کر دینا خداتعالیٰ کے آگے کوئی بات انہونی نہیں اور ایسے واقعات ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں حضرت ابراہیم کے متعلق ان واقعات کی ایسی بہت تحقیقات کی ضرورت نہیں کیونکہ ہزاروں سالوں کی بات ہے۔ ہم خود اس زمانہ میں ایسے واقعات دیکھتے ہیں اور اپنے اوپر تجربہ کر رہے ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ جبکہ ہم سیالکوٹ میں تھے تو ایک دن بارش ہو رہی تھی جس کمرہ کے اندر میں بیٹھا ہوا تھا اس میں بجلی آئی۔ سارا کمرہ دھوئیں کی طرح بھر گیا اور گندھک کی سی بُو آتی تھی لیکن ہمیں کچھ ضرر نہ پہنچا۔ اسی وقت وہ بجلی ایک مندر میں گری جو کہ تیجا سنگھ کا مندر تھا اور اس میں ہندوؤں کی رسم کے مطابق طواف کے واسطے پیچ در پیچ اردگرد دیواریں ہوئی تھیں اور وہ اندر بیٹھا ہوا تھا۔ بجلی ان تمام چکروں میں سے ہو کر اندر جا کر اس پر گری اور وہ جل کر کوئلہ کی طرح سیاہ ہو گیا۔ دیکھو وہی بجلی کی آگ تھی جس نے اس کو جلا دیا۔ مگر ہم کو کچھ ضرر نہیں دے سکی کیونکہ خداتعالیٰ نے ہماری حفاظت کی۔ ایسا ہی سیالکوٹ کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک دفعہ رات کو میں ایک مکان کی دوسری منزل میں سویا ہوا تھا۔ اور اسی کمرہ میں میرے ساتھ پندرہ سولہ اور آدمی بھی تھے۔ رات کے وقت شہتیر میں ٹک ٹک کی آواز آئی میں نے آدمیوں کو جگایا کہ شہتیر خوفناک معلوم ہوتا ہے

یہاں سے نکل جانا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کوئی چوہا ہوگا۔ کچھ خوف کی بات نہیں اور یہ کہکر پھر سوگئے تھوڑی دیر کے بعد پھر ویسی ہی آواز سنی تب میں نے ان کو دوبارہ جگایا۔ مگر پھر بھی انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔ پھر تیسری بار شہتیر سے آواز آئی۔ تب میں نے انکو سختی سے اُٹھایا اور سب کو مکان سے باہر نکالا اور جب سب نکل گئے۔ تو خود بھی وہاں سے نکلا۔ ابھی میں دوسرے زینہ پر تھا کہ وہ چھت نیچے گری اور دوسری چھت کو بھی ساتھ لیکر نیچے جا پڑی اور چارپائیاں ریزہ ریزہ ہوگئیں اور ہم سب بچ گئے۔ یہ خدا تعالیٰ کی معجزہ نما حفاظت ہے۔ جب تک کہ ہم وہاں سے نکل نہ آئے شہتیر گرنے سے محفوظ رہا۔ ایسا ہی ایکدفعہ ایک بچھو میرے بستر کے اندر لحاف کے ساتھ مرا ہوا پایا گیا۔ اور دوسری دفعہ ایک بچھو لحاف کے اندر چلتا ہوا پایا گیا۔ مگر ہر دو بار خدا تعالیٰ نے مجھے ان کے ضرر سے محفوظ رکھا۔ ایکدفعہ میرے دامن کو آگ لگ گئی تھی۔ مجھے خبر بھی نہ ہوئی ایک اور شخص نے دیکھا اور بتلایا اور اس آگ کو بجھا دیا۔ خدا تعالیٰ کے پاس کسی کے بچانے کی ایک راہ نہیں بلکہ بہت راہیں ہیں۔ آگ کی گرمی اور سوزش کیواسطے بھی کئی ایک اسباب ہیں اور بعض اسباب مخفی در مخفی ہیں جنکی لوگوں کو خبر نہیں اور خدا تعالیٰ نے وہ اسباب اب تک دنیا پر ظاہر نہیں کئے جن سے آگ سوزش کی تاثیر جاتی رہتی ہے پس اس میں کونسے تعجب کی بات ہے کہ حضرت ابراہیم پر آگ ٹھنڈی ہو گئی۔

کاپی ڈائری

منقول از تشحیذ الاذہان

ایک دفعہ مولوی محمد علی صاحب کو طاعون کے ایام میں سخت تپ چڑھ گیا یہانتک شدید تھا کہ انہوں نے سمجھا کہ مجھے طاعون ہوگیا [illegible] کا انپر اسقدر اثر پڑا کہ مفتی محمد صادق صاحب کو بلا کر وصیت [illegible] شروع کر دی۔ اتفاقاً [illegible] اور میں انکی عیادت کے لئے [illegible] ان کے اس خیال کو دور کرنے کے لئے میں نے کہدیا کہ آپ کو قطعاً طاعون نہیں اگر آپ کو طاعون ہے تو ہمارا سلسلہ ہی جھوٹا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے صاف کہدیا ہے کہ میں ہر ایک شخص کو جو اس چار دیواری میں ہے اس مرض سے بچاؤں گا اور یہ کہکر میں نے انکی نبض جو دیکھی تو تپ کا کہیں نام و نشان بھی نہیں تھا۔

جہاد کی ممانعت کی نسبت جو نظم درثمین میں شائع ہو چکی ہے اس میں ایک شعر ہے —

اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے

اسکی نسبت فرمایا کہ دیکھو اب کیسا ہر طرف فسق و فجور پھیلا ہوا ہے اور مسلمانوں کی پہلی سی حالت نہیں رہی ان کے ہاتھوں سے سلطنت بھی اسی لئے چھن گئی ہے کہ انہوں نے خدا کو چھوڑ دیا خدا تعالیٰ کو کسی کا رشتہ دار نہیں کہ وہ باوجود اس کے بگڑ جانے کے پھر بھی اسکی پاسداری کرتا چلا جاوے چونکہ یہودیوں سے مسلمانوں کو نسبت ہے اسلئے ان کیطرح انپر بھی دو دفعہ سخت عذاب آنا ضروری تھا چنانچہ ایک دفعہ تو تب انپر عذاب آیا جبکہ ہلاکو خان نے حملہ کرکے بغداد کو تباہ کیا اور مسلمانوں کو اسقدر ہلاک کیا کہ صرف بغداد میں کہتے ہیں کہ چھ لاکھ انسان قتل ہوا اس وقت مسلمانوں کی حالت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ ایک بزرگ کے پاس لوگ اکٹھے ہو کے اور کہا خدا سے دعا کیجئے گا کہ وہ ہم کو اس عذاب سے نجات دے اور یہ طوفان تھم جاوے انہوں نے فرمایا کہ کمبختو تمہاری وجہ سے ہم بھی اس عذاب میں پھنس گئے میں دیکھتا ہوں کہ فرشتے کھڑے کہتے ہیں کہ یا ایھا الکفار اقتلوا الفجار۔ یعنے اے کافرو! ان فاجروں کو قتل کرو پس وہی حالت اسوقت دوبارہ ہوئی ہے۔ اور انگریزوں کی حکومت بھی جو کہ مذہب کے رو سے کافر ہیں ہندوستان میں اسی لئے ہوئی ہے۔ کہ مسلمان خود فاجر ہوگئے ہیں اور خدا کے رحم کو حاصل کرنے کے لائق نہیں ہیں اور صبر سے اس شعر کا مطلب یہی ہے کہ خود تمہاری حالت ایسی نہیں رہی کہ خدا تمہاری مدد کرے تو جہاد کیسا۔

مختلف نوٹ

انجمن مطیع سرکار بٹالہ ضلع گورداسپور میں اس نام کی ایک انجمن قائم ہوئی ہے اور جس کے ایک جلسہ کی روئداد الحکم کی گذشتہ اشاعت میں شائع ہو چکی ہے اس کے بانی اور محرک منشی حسین بخش صاحب اپیل نویس بٹالہ ہیں منشی صاحب موصوف چاہتے ہیں کہ اس انجمن کی شاخیں پنجاب کے مختلف مقامات پر قائم کریں یہ تحریک نہایت مفید اور عمدہ [illegible] امید ہے کہ وہ لوگ جو [illegible] ملک اور اہل ملک کے سچے بہی خواہ ہیں کوشش کریں گے کہ ایسی مجلسیں ہر جگہ قائم ہوں اور لوگوں کو تاج برطانیہ کے برکات سے آگاہ کرتی رہیں اور ان مفسد فتنہ پردازوں اور بازاری گپیوں کی تردید کرتی رہیں جو شورہ پشت سر لوگ بدظنی اور ناراضی پھیلانے کے لئے اڑاتے رہتے ہیں۔

قادیاں کے نوٹیفائیڈ ایریا ہونیکے متعلق آریوں کی چال

الحکم کے ایڈیٹر نے چونکہ قادیاں کی مقامی ضروریات کے پہلو کو ملحوظ رکھکر حکام بالا دو کو قادیاں کے نوٹیفائیڈ ایریا قرار دیئے جانے کے متعلق ایک عرصہ سے تحریک کرنا اپنا فرض سمجھا ہوا ہے اور آخر حکام نے بھی ان ضروریات کو محسوس کیا اور اس کے لئے باضابطہ رپورٹ تیار کرایا۔ جبتک سودیشی تحریک کا جھگڑا نہ تھا اور ایڈیٹر الحکم نے آریہ سماج کے پولیٹیکل کیریکٹر پر اور قادیاں کے آریوں کے متعلق کوئی رائے زنی کرنے کی ضرورت نہ سمجھی تھی اسوقت تک یہ سب بڑھ بڑھ کر اس کے متعلق تحریک کرتے اور زور دیتے اور ایڈیٹر الحکم کی سعی اور کوشش میں پیچھے رہنے سے رکتے تھے چنانچہ لالہ شنبکر داس صاحب تحصیلدار کیوقت سے یہ تحریک شروع ہوئی پھر لالہ موتی لال صاحب نے انکو مکمل کیا [illegible] سب نے بالاتفاق ضروری سمجھا اور منت آرزو کی کہ جسقدر جلد ممکن ہو یہ تحریک عملی لباس پہن سکے لیکن اب جبکہ ملک جسمل صاحب تحصیلدار بٹالہ نے اسکو مکمل کرنا چاہا اور وہ انتخاب ممبران کے لئے قادیاں آئے تو لالہ ملاوامل صاحب آریہ بعض دوسرے لوگوں کے لیڈر بنکر تحصیلدار صاحب کے حضور اس غرض کے لئے گئے کہ ہمیں نوٹیفائیڈ ایریا ہونا منظور نہیں کیوں؟ اسلئے کہ لالہ صاحب ممبر نہیں بنائے گئے اسکی وجہ بجز اس کے اور کوئی سمجھ نہیں آسکتی۔ ورنہ وہی لالہ ملاوامل ہیں جو لالہ شنبکر داس اور لالہ موتی لال تحصیلداران کے سامنے سب کے ساتھ متفق ہوکر اسکے لئے زور دیتے تھے اب وہ کونسی نئی وجوہات پیدا ہوئی ہیں جو لالہ ملاوامل چند آدمیوں کے لیڈر بنکر مخالفت کے لئے گئے۔ اسکی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ وہ ممبر نہیں بنائے جاتے اور کچھ اور اغراض ہیں جو بعد میں ظاہر کی جاویں گی۔ تحصیلدار صاحب نے جو معقول جواب لالہ ملاوامل کو اور ان کے ہمراہیوں کو دیا وہ [illegible]

انہیں یاد رہیگا ہیں چاہیئے کہ کمشنر صاحب بہادر گورداسپور کو توجہ دلانا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ انہیں کسی شخص کا کوئی ذاتی فائدہ نہیں ہے۔ عام باشندوں کی بہبودی اور بہتری ملحوظ ہے۔ اور وہ خود خوب سمجھتے ہیں۔ اس تجویز کی عام مخالفت نہیں ہے اگر [illegible] معلوم ہوجاویگا کہ ایسا [illegible] ان سب کے بیانات موجود ہیں اور اب جو [illegible] والی صاحب نے اس کی مخالفت کا اظہار [illegible] اسکی ایک وجہ خاص ہے جو تھوڑے سے تامل [illegible] بہت راسے اور خوشحال راسے وغیرہ [illegible] کرینگے کہ انھوں نے بیانات نہیں دیئے۔ تحقیقات اصل راز کھولدیگی۔ اور ایڈیٹر الحکم کی چونکہ ممبر بننے کی خواہش نہیں اس کے زیر نظر فائدہ عام ہے اسلئے وہ یقین دلاتا ہے کہ یہ تجویز مفید ثابت ہوگی۔

منسوخ ہوگیا | نوآبادی ہائے پنجاب کا قانون آخر وایسرائے نے نامنظور کیا۔ نوآبادکاران پنجاب کے لئے اس سے بڑھکر نعمت کیا ہوگی ہز ایکسیلنسی لارڈ منٹو کی گورنمنٹ نے اپنی فیاضی اور معدلت گستری کا پورا ثبوت دیدیا ہے ہم بیان [illegible] انگریزی راج کی برکتیں کہ گورنمنٹ [illegible] کے ساتھ ہر ایک اپنی رائے پیش کرنے کو آزاد ہے جو ملک اور اہل ملک کے لئے کسی پہلو سے مفید ہو [illegible] بھی شورہ پشت یہ سمجھتے ہیں کہ ملک کی خیر خواہی یہی ہو وہ شور مچانے کی [illegible] ہمیشہ کہا ہے کہ ادب [illegible] کے ساتھ ہم اپنے معروضات پیش کرینگا [illegible] رکھتے ہیں اور گورنمنٹ اپنی فیاضی سے ہمیں موقع دیتی ہے مگر گستاخی اور شوخ دیدگی برے نتائج پیدا کیا کرتی ہے وفادار اور سعادتمند افراد رعایا کی حیثیت سے ہمیں حق ہے کہ اپنی ضروریات گورنمنٹ کے حضور پیش کریں لیکن بے باک اور شوخ ہوئے تو [illegible] آخر یہی ہوگا کہ سیدھا مار کر ہوش میں لایا جاوے۔ بہرحال گورنمنٹ کی یہ مہربانی زمینداروں پر بہت ہی شکریہ کے قابل ہے۔ گورنمنٹ نے رعایا پروری کو اپنا فرض سمجھکر ایسا کیا ہے۔ نہ کسی شکر [illegible] اور نہ کسی شور سے دب کر۔ وہ لوگ [illegible] اہل ملک کے اب بھی دشمن ہونگے جو سمجھیں گے کہ [illegible] ہیں کہ یہ شورش اور ایجیٹیشن کا نتیجہ ہے۔

اخباروں کے متعلق حضور وایسرائے کا تازہ حکم

حضور وائسرائے نے موجودہ پولیٹیکل حالت اور اخباروں کے متعلق حسب ذیل حکم نافذ فرمایا ہے:-

پنجاب اور مشرقی بنگال میں بدامنی کے متعلق جو واقعات ہوئے ہیں۔ انہوں نے گورنمنٹ ہند کی توجہ [illegible] اخبارات کی ان کوششوں کی طرف [illegible] کی ہے۔ جنکا منشاء یہ ہے کہ لوگوں کو بھڑکایا جاوے۔ مختلف جماعتوں میں عداوت پیدا کی جاوے اور ملک امن [illegible] ڈالا جاوے۔ گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل کا ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ اخبارات کی جائز آزادی کو دبایا جاوے اور صاحب گورنر جنرل کو سخت رنج ہوگا اگر چند ایک غیر وفادار اخباروں کی وجہ سے اخباروں کی آزادی [illegible] مجبور ہونگے جو قابلیت سے چلائے جاتے ہیں مگر صاحب ممدوح [illegible] امن اور ضوابط کے ذمہ دار ہیں اور وہ ایسی تحریروں کو برداشت نہیں کر سکتے جنکا میلان سوسائٹی میں بدامنی پیدا کرنا یا لوگوں کو سرکار کے خلاف بھڑکانا ہو۔ اس بنا پر صاحب گورنر جنرل نے مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ باغیانہ اور [illegible] لٹریچر کی اشاعت قانون فوجداری کے رو سے مضبوطی کیساتھ روکی جاوے [illegible] گورنر جنرل ہند باجلاس کونسل تمام لوکل گورنمنٹوں کو اختیار [illegible] قانونی [illegible] معاملات جو ان اخبارون پر [illegible]

چلائیں جہاں ارادتاً قانون شکنی کیگئی ہے۔ صاحب گورنر جنرل امید کرتے ہیں کہ یہ تنبیہ کافی ہوگی۔ اور متعدد مقامات قائم کرنے کی ضرورت واقع نہ ہوگی لیکن بدقسمتی سے اگر یہ امید پوری نہ ہوئی۔ تو حکام اس برائی کا اچھی طرح انسداد کرینگے حکم دیا گیا کہ مذکورہ بالا کی ایک نقل گزٹ آف انڈیا میں شائع کیجائے۔ تاکہ عوام مطلع رہیں۔

خلفائے اسلام کے متعلق عجیب باتیں

اسلام میں چار عورتیں ایسی گذری ہیں جن میں سے ہر ایک [illegible] دو خلیفہ پیدا ہوئے۔ اوّل فاطمۃ الزہرا رضی [illegible] رسول اللہ صلعم کی بیٹی [illegible] دونوں نور نظر امامین حسن رضی اور حسین رضی سے لوگوں نے بیعت خلافت کی۔ دوم وَلّادہ بنت عباس جو خلیفہ عبدالملک بن مروان کی بیوی کہ اس کے بطن سے عبدالملک کے دو بیٹے ولید اور سلیمان پیدا ہوئے اور دونوں مسند آرائے خلافت ہوئے۔ سوم [illegible] شہر فیروز ابن یزدجرد کی بیٹی۔ ولید بن عبدالملک کی بیوی تھی۔ [illegible] سے ولید کے دو فرزند یزید اور ابراہیم پیدا ہوئے اور دونوں خلافت کے منصب پر فائز ہوئے۔ اور چہارم خیزران خلیفہ مہدی عباسی کی بیوی کہ اس کے بطن سے موسیٰ ہادی اور [illegible] ہارون الرشید پیدا ہوئے اور ان دونوں نے بھی خلافت پائی۔

ایک مسلمان عورت ایسی [illegible] جس کے باپ شوہر [illegible] سب خلیفہ تھے۔ یہ عورت عاتکہ بنت یزید بن معاویہ [illegible] باپ خلیفہ معاویہ ابن ابی سفیان اس کا دادا خلیفہ۔ معاویہ بن یزید اس کا بھائی خلیفہ۔ عبدالملک بن مروان اس کا شوہر خلیفہ۔ مروان بن الحکم اس کا خسر خلیفہ۔ اس کا بیٹا یزید بن عبدالملک خلیفہ اور ولید۔ سلیمان اور ہشام اس کے تین سوتیلے بیٹے بھی خلیفہ ہوئے۔ اور بنی عباس میں اسکی مثال زبیدہ جعفر بن منصور کی بیٹی ہے کہ اسکا دادا منصور اس کے دادا کا بھائی سفاح۔ اس کا شوہر ہارون۔ اسکا چچا مہدی۔ اس کا بیٹا امین اور اس کے چار سوتیلے بیٹے مامون معتصم واثق اور متوکل سب کے سب خلیفہ ہوئے تھے۔

مسلمانوں میں ایک خلیفہ ایسا ہوا ہے جس کو اس کے چار بزرگوں نے خلافت کا سلام کیا یعنی خود اس کے چچا۔ اس کے باپ کے چچا اور اس کے دادا کے چچا نے۔ یہ خلیفہ ہارون الرشید تھا۔ اس کی سلامی خود اس کے چچا سلیمان بن منصور نے۔ اس کے باپ کے چچا [illegible] اور اس کے دادا منصور کے چچا عبدالصمد بن علی نے دی۔

ایک خلیفہ ایسا گذرا جس کے کنبہ والوں میں سے سات ایسے شخصوں نے اس کی خلافت تسلیم کی جن میں سے ہر ایک کسی خلیفہ کا فرزند تھا۔ اور یہ خلیفہ متوکل عباسی ہے جسکی خلافت حسب ذیل لوگوں نے تسلیم کی۔ احمد بن واثق۔ احمد بن معتصم سلیمان بن مامون۔ عبداللہ بن امین۔ ابو محمد بن رشید۔ عباس بن ہادی اور منصور بن مہدی نے۔

ایک خلیفہ نے خود اور اس کے بیٹے دونوں نے دوسرے خلیفہ کی دست بوسی کی اور جس خلیفہ کے ہاتھ چومے گئے تھے۔ اس نے ہاتھ چومنے والے خلیفہ کے فرزند کو انعام عطا کیا۔ پھر اس کے ہاتھ کے بعد دست بوسی کئے جانے والے خلیفہ نے

مع اپنے فرزند کے دست بوسی ہونے والے خلیفہ کے ہاتھ چومے اور اس نے بھی اُس کے فرزند کو اتنا ہی انعام دیا۔ جتنا پہلے اُس نے اس کے فرزند کو مل چکا تھا۔ یہ قصہ معتصم باللہ بن ہارون الرشید اور ابراہیم بن مہدی کے مابین گذرا جس زمانہ میں ابراہیم بن مہدی خلیفہ تھا۔ معتصم نے اُس کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور پھر اپنے بیٹے کو اُس کے روبرو لا کر کہا۔ امیر المومنین یہ میرا نور نظر ہارون آپ کی دست بوسی کا شرف حاصل کرنا ہے۔ ابراہیم بن مہدی نے اُسے دس ہزار درہم انعام دیئے جانے کا حکم صادر کیا۔ پھر جس وقت معتصم خلیفہ ہوا اُس وقت ابراہیم بن مہدی نے بھی اپنے فرزند ہبۃ اللہ کو اس کے ہاتھوں کو بوسہ دے کر اپنے فرزند ہبۃ اللہ کو اس کے روبرو پیش کرتے ہوئے کہا۔ امیر المومنین! آپ کا غلام۔ میرا نور نظر ہبۃ اللہ آپ کی دست بوسی کا شرف حاصل کرنے کو حاضر ہے۔ اور معتصم نے ہبۃ اللہ کو بھی دس ہزار درہم انعام دلائے۔ صولی کہتا ہے۔ اس کی مثال دو خلیفوں اور اُن کے بیٹوں میں کہیں نہیں ملتی!

ایک خلیفہ ایسا ہوا جس کے تمام امور آٹھ کے عدد پر گذرے یہ خلیفہ معتصم تھا۔ وہ عباسی خلفاء میں آٹھواں خلیفہ ہوا۔ اُس کی ولادت ۱۸۰ھ ہجری میں ہوئی۔ اُسکی عمر (۴۸) سال کی ہوئی۔ وہ رشید کے بیٹوں میں آٹھواں تھا۔ اُس نے ۸ سال ۸ ماہ اور ۸ یوم حکومت کی۔ اُس نے اپنی اولاد میں ۸ بیٹے اور ۸ بیٹیاں چھوڑیں اور اپنا ترکہ حسب ذیل چھوڑ کے مرا۔ ۸ ہزار دینار۔ ایک ہزار ۱۸ درہم۔ ۸ ہزار سواری کے جانور۔ اور اُس نے ۸ فتوحات حاصل کیں۔ اور ماہ ربیع الاول کے ختم ہونے میں ۸ دن باقی تھے جب اُس کا انتقال ہوا۔ اور اسی وجہ سے اسکا نام ”المثمن“ مشہور ہو گیا۔

ایک خلیفہ کے ۱۰ بیٹے ۱۰ بھائی اور ۱۰ ہی بھتیجے تھے۔ یہ مروان بن الحکم تھا۔ جس کے ۱۰ فرزند عبد الملک۔ معاویہ۔ عبد العزیز۔ بشر۔ عبید اللہ۔ عبد اللہ۔ ایوب۔ اور داؤد تھے۔ اُس کے ۱۰ بھائی یہ ہیں۔ عبد الواحد۔ عبد الملک۔ عبد العزیز۔ سعید۔ ابان بن الحکم۔ حبیب۔ عثمان۔ عمر۔ بنو عبد الرحمن ابن الحکم۔ یہ سب سلیمان اور بیچے بنو بھتیجے بن الحکم۔

ایک ایسی رات جس میں ایک خلیفہ پیدا ہوا۔ ایک خلیفہ مسند نشین خلافت بنا اور ایک خلیفہ ملک عدم کو سفر کر گیا۔ یہ یوم شنبہ کی رات اختتام ماہ ربیع الاول ۱۷۰ھ ہجری میں چار دن باقی رہنے کی تھی اس رات میں مامون الرشید پیدا ہوا۔ ہادی نے دنیا سے رحلت کی اور ہارون الرشید تخت خلافت پر متمکن ہوا۔ اور ایسی رات کا وجود کسی زمانہ میں نہیں ملتا۔

دو خلیفہ جو باپ بیٹے تھے۔ اُن کی قبریں ایک دوسرے سے نہایت دور دراز مقاموں پر واقع ہیں۔ اور یہ دونوں خلیفہ رشید اور مامون تھے۔ رشید کی قبر شہر طوس میں ہے اور مامون کی قبر شہر طرطوس میں۔

ایک خلیفہ ڈاک کے ذریعہ سے سفر کرنے میں خصوصیت رکھتا ہے اور وہ موسے ہادی ہے۔ جس وقت اس کے باپ خلیفہ مہدی نے رحلت کی۔ تو وہ جرجان کا حاکم تھا۔ ہارون الرشید نے اُسے مرگ پدر کی اطلاع اور ساتھ ہی عصا۔ چادر اور انگشتری خلافت کی علامتیں ارسال کیں۔ موسے ہادی یہ خبر اور چیزیں پا کر جرجان سے بغداد تک ڈاک کی سواریوں میں آیا اور اتنی بعید مسافت چند دنوں میں طے کی۔ یہاں تک کہ مہدی کی وفات سے (۱۳) دن بعد وہ بغداد میں پہنچ گیا تھا۔ موسے ہادی کے سوا اور کسی خلیفہ کا ڈاک لگا کر سفر کرنا معلوم نہیں ہوا۔

دو خلیفہ جن میں سے ہر ایک کا نام جعفر تھا۔ دونوں اپنی اپنی نوبت سے چہار شنبہ کے دن مارے گئے۔ اور یہ متوکل اور مقتدر تھے۔

ایک خلیفہ نے پے در پے ساٹھ سال تک خلافت کی اور یہ مستنصر باللہ فاطمی مصر کا خلیفہ تھا۔ مگر ثعالبی اپنی کتاب لطائف المعارف میں بیان کرتا ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان کی حکومت بھی متواتر چالیس سال تک قایم رہی۔ جس میں سے بیس سال امارت کے تھے اور بیس سال خلافت کے۔

ایک خلیفہ کی مدت خلافت ایک دن سے کچھ ہی زائد ہوئی اور یہ خلیفہ معتز عباسی ہے۔ جس سے خلیفہ مقتدر کی معزولی کے بعد بیعت کی گئی۔ مگر دوسری ہی صبح کو مقتدر کے غلاموں نے اُس سے معرکہ آرائی کر دی۔ جن کی مدد عام بغداد کے باشندوں نے بھی کی اور معتز کو بھاگ کر روپوش ہو جانا پڑا۔ لیکن پھر وہ مقتدر باللہ کے ہاتھ آ گیا۔

چار بھائی یکے بعد دیگرے تخت خلافت پر متمکن ہوئے اور وہ یہ ہیں۔ ولید۔ سلیمان۔ یزید اور ہشام عبد الملک بن مروان کے بیٹے۔ بجز دو شخصوں کے اور کسی خلیفہ نے اپنے باپ کی زندگی میں منصب خلافت نہیں حاصل کیا۔ اور حسن اتفاق سے ان دونوں کا نام ابو بکر ہے۔ اوّل ابو بکر الصدیق رضہ اور دوسرے الطائع باللہ عباسی۔

خلافت کا منصب ماں اور باپ دونوں کی طرف سے ہاشمی ہونیوالوں میں صرف دو صاحبوں کو حاصل ہوا۔ اوّل حسن رضہ ابن علی رضہ زہرا رضہ بنت رسول کے نور چشم اور دوم امام حسین رضہ۔

(الہلال مترجمہ پیسہ اخبار)

اجیت سنگھ کی گرفتاری

اجیت سنگھ جس کی پولیس کو سخت تلاش تھی۔ اور جس کے تعاقب میں مسٹر وار برٹن مشہور سراغرساں معہ صدہا سپاہیوں کے نواح فیروزپور و قصور میں سرگردان ہو رہے تھے۔ آخر ۲ اور ۳ جون کی درمیانی رات کو ساڑھے گیارہ بجے ہال بازار امرتسر کے باہر گرفتار کیا گیا۔ پولیس کو پہلے خبر ہو چکی تھی۔ کہ آج ان کا دوست آدھی رات کو ہال بازار کی راہ سے امرتسر سے بھاگے گا اور اس لئے کپتان پولیس اور بہت سے سارجنٹ اور سپاہی مقررہ مقام کے اردگرد چھپکر بیٹھے ہوئے تھے۔ آخر اجیت سنگھ آیا۔ ڈاڑھی اور مونچھیں مونڈی ہوئی تھیں۔ سر پر بال تو پہلے ہی نہیں تھے۔ اب بھی حسب معمول منڈایا تھا۔ نہایت میلے کچیلے حلوائیوں کے سے چکنے کپڑے بدن پر تھے۔ پولیس نے نام پوچھا تو کہا کہ میرا نام بھاگو حلوائی ہے۔ سنا ہے کہ کپتان پولیس نے جواب دیا کہ اب تم بھاگتے رہے ہو۔ آیندہ نہ بھاگو گے ایک اور بیان یہ ہے کہ اجیت سنگھ سے تھوڑی دور آگے ایک نوجوان امرتسری دوکاندار جا رہا تھا۔ پولیس نے نام پوچھا اس نے اپنا نام بتا کر اجیت سنگھ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ چیرنجی حلوائی ہے۔ مگر جب چیرنجی حلوائی سے دریافت کیا گیا کہ تم کون ہو تو اس نے جواب دیا کہ تم کو اجیت سنگھ کی تلاش ہے۔ اجیت سنگھ میں ہوں۔ کہا جاتا ہے کہ چیرنجی حلوائی ہے کا سلسلہ اس جواب سے پولیس کو مذاق معلوم ہوا تھا۔ مگر ...

پولیس کو جو پہلے ہی اجیت سنگھ کی منتظر تھی شبہ بہت بڑھ گیا اور انہوں نے اسے گرفتار کر لیا۔ اس کے بعد ”پولٹیکل قیدی“ صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر کی کوٹھی پر پہنچایا گیا۔ جہاں اس نے اپنا اجیت سنگھ ہونا تسلیم کیا۔

جناب پوسٹماسٹر جنرل بہادر کی توجہ طلب

مجھے اپنے ذاتی تجربہ سے معلوم ہے کہ جناب پوسٹماسٹر جنرل صاحب بہادر ایک نیک دل اور غور کن طبیعت رکھنے والے ذمہ وار عہدہ دار ہیں اور وہ ہمیشہ اس خیال میں رہتے ہیں کہ ہندو و مسلمانوں کی ملازمت میں ایک تناسب رکھا جاوے۔ چنانچہ کچھ عرصہ گذرتا ہے کہ انہوں نے فیصلہ کیا تھا کہ جس جگہ ہندو سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات ہوں تو اس کا ہیڈ کلارک **مسلمان** مقرر کیا جاوے اور جہاں سپرنٹنڈنٹ مسلمان ہو وہاں اوس کا ہیڈ کلارک **ہندو** ہو۔ ایسا ہی جہاں ہیڈ کلارک ہندو ہو وہاں سکنڈ کلارک مسلمان ہو اور جہاں مسلمان ہیڈ کلارک ہو وہ سکنڈ کلارک ہندو ہو۔ اس فیصلہ سے محکمہ میں عموماً فائدہ پہونچا ہے مگر جہاں بدقسمتی سے اس تجویز کو نظر انداز کر دیا گیا ہے وہاں صدہا خرابیاں پیدا ہوئی ہیں اور غریب مسلمانوں کی بہت سی حق تلفیاں ہوئی ہیں۔ لیکن جہاں ہیڈ آفسوں اور سپرنٹنڈنٹوں کے دفتر میں **ہندو** افسر ہیں وہاں تکلیفات بہت بڑھی ہوئی ہیں اور خود صاحب پوسٹماسٹر جنرل بہادر پر روشن ہو گیا ہے کہ **امرتسر** میں جو چٹھی رسانوں کی ہڑتال ہوئی اس کا باعث یہی تھا کہ وہاں ایک قوم کے افراد محکمہ حد سے زیادہ بڑھا دیئے گئے۔ میرا خیال نہیں بلکہ یقین ہے کہ **صاحب پوسٹماسٹر جنرل** نے اس نقص کو بخوبی محسوس کر لیا ہے۔ مجھے محکمہ ڈاکخانہ کے ساتھ کاروبار متعلقہ کیوجہ سے چونکہ زیادہ تعلق ہے اور میں نے محکمہ ڈاکخانہ میں جس جس راہ سے شکایات پیدا کی جاتی ہیں ان راہوں کا خوب مطالعہ کیا ہے۔ اگر کوئی مسلمان کام کرنے والا ہو تو اس کے خلاف گمنام شکائتیں بھیج کر افسران اعلے کو بدظن کرنے کی کوشش کیجاتی ہے خاص امرتسر ڈویژن میں دو مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا ہے اور جسطرح انہیں تبدیل کرایا گیا ہے ضرورت پڑی تو میں اس راز کو کھول کر صاحب پوسٹماسٹر جنرل کے سامنے رکھدوں گا۔ اور مجھے امید ہے کہ میکسول سائیک دل اور متین آفیسر اسپر ضرور غور کرے گا۔ اسے معلوم ہو جائے گا کہ ہندو پارٹی کی سازش کیا کیا کرتی ہے۔

میں نفس مضمون سے دور جا رہا ہوں اسلئے میں پھر اس امر کو صاحب پوسٹماسٹر جنرل کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ وہ اپنی اس تجویز پر مزید غور فرما دیں اور اس کے ساتھ ہی اس امر کا بھی لحاظ رکھیں کہ جس ہیڈ آفس میں پوسٹماسٹر **ہندو** ہو وہاں ڈپٹی پوسٹماسٹر ضرور **مسلمان** ہونا چاہئے اور جہاں **مسلمان** پوسٹماسٹر ہو وہاں ڈپٹی پوسٹماسٹر ہندو ہو۔ اور ہیڈ کلارک دونوں صورتوں میں یوریشین ہونا چاہئے۔ تاکہ کسی قوم کے افراد کو شکایت کا موقع نہ ملے۔ اور ناجائز تعصب جو ایک عنصر کے بڑھ جانے سے پیدا ہونے والی خرابیوں کی ایک طویل فہرست ہے اور میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر جو صاحب پوسٹماسٹر جنرل سے بذریعہ نیاز مجھے حاصل ہوا کہہ سکتا ہوں کہ وہ میری اس تحریر پر پوری توجہ کریں گے۔ میں فی الحال ذیل میں ایک فہرست دیتا ہوں جس سے صاحب پوسٹماسٹر جنرل کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ کسطرح پر ایک **فریق** کو اکٹھا کیا جاتا ہے اگر صاحب پوسٹماسٹر جنرل نے جیسا کہ امید ہے اپنی توجہ فرمائی تو میں اس سلسلہ میں ان کو بہت کچھ بتاؤں گا۔ یہ فہرست جو میں ذیل میں درج کرتا ہوں اس سے معلوم ہو گا کہ کسطرح پر ہیڈ آفسوں میں تمام عہدہ دار **ہندو** بھرتی کئے جاتے ہیں۔

مثلاً۔ ڈاکخانہ دہلی ہے اس کے پوسٹماسٹر لالہ مہنگو مل صاحب ہیں ڈپٹی پوسٹماسٹر لالہ پربھدیال صاحب مستقل طور پر اور بابو بشن داس قائمقام ہیں۔ اسسٹنٹ صاحب بابو ہیرالال ہیں ہیڈ کلارک یا اکونٹنٹ صاحب بابو پنالال صاحب ہیں یہ ایک **دہلی** کے ڈاکخانہ کا حال ہے کہ اس میں اعلے عہدہ داروں اور افسروں میں سے ایک بھی **مسلمان** نہیں ہے۔ اب اگر کوئی غریب مسلمان کلرک وہاں چلا جاوے تو انصاف سے کہو اسکی کیا حالت ہو گی۔ یا غریب کلارک جو وہاں ہیں کوئی ان کے دل سے پوچھے کہ ان پر کیا گذرتی ہے شکایت کریں تو مارے جاویں خاموش ہیں تو دکھ سہیں ان کے حسب حال یہ شعر ہے۔

وا در دیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد
وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

اس کے علاوہ بعض دوسرے ڈاکخانوں کی فہرست جناب پوسٹماسٹر جنرل کی توجہ کے لئے دیتا ہوں

نام ہیڈ آفس	نام پوسٹماسٹر	نام ڈپٹی پوسٹماسٹر	نام ہیڈ کلارک
امرتسر	متھرداس	گوبندرام	نتھورام
فیروزپور	پربھدیال	ٹیک چند	گوری شنکر
سیالکوٹ	مدن گوپال	متھراداس	عطا محمد
ڈیرہ اسمٰعیلخاں	شنکرناتھ	نہال چند یا گوردہن داس	تہاریارام
گوجرانوالہ	سوہن سنگھ	مہتاب سنگھ	
ہوشیارپور	اندرمل	کشن چند	
حصار	بشن داس	کرپارام	جیون سنگھ

ایسا ہی گورداسپور اور لائلپور میں بھی سب ہندو ہیں۔ غرض کس کس کی فہرست دیجاوے۔ علے العموم یہی حال ہے۔ میں صرف ہیڈ آفسوں ہی کی نہیں سب آفسوں کی ہی فہرستیں دونگا اور بتاؤں گا کہ کسطرح پر غریب مسلمانوں کے حقوق پائمال کئے جاتے ہیں اس کا تدارک اور تلافی یہی ہو سکتی ہے کہ تعداد برابر کر دیجاوے خصوصاً بڑے ہیڈ آفسوں میں جیسے **امرتسر** ہے کبھی دیسی پوسٹماسٹر نہیں ہونا چاہئے میں اس مضمون پر کئی آرٹیکل لکھے تھے اور لکھوں گا۔ **امرتسر** ڈویژن خاص کر اصلاح کا محتاج ہے۔ **امرتسر** ہیڈ آفس کے عملہ میں خاص تبدیلی کی حاجت ہے۔ امید ہے صاحب پوسٹماسٹر جنرل فوری نوٹس لیں گے۔ آیندہ اور وضاحت سے لکھوں گا۔

(باقی آیندہ)

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کی بیدار مغزی

ہمارے ضلع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے ملازمان سرکاری کے چال چلن کے ۲ مئی ۱۹۰۷ء کو گورنمنٹ آف انڈیا کے قواعد نمبر ۱۹ و ۲۰ کو علیحدہ چھاپ کر تقسیم کیا ہے جسکو عام اطلاع کیغاطر ہم ذیل میں بجنسہ چھاپتے ہیں ضلع گورداسپور میں بٹالہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں خصوصیت کے ساتھ بعض شورہ پشت آدمی ایسے منصوبوں اور تجویزوں میں لگے رہتے ہیں جو سرکار سے جاہلوں کو بدظن کریں۔ چنانچہ ضلع گورداسپور کے مقام بٹالہ ہی میں لالہ لاجپت رائے کی ہمدردی میں انجمن ہمدردان ہند نے جلسہ کیا اور تقریر بازی ہوئی۔ اس جلسہ کی اطلاع غالباً صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو ہے۔ اس جلسہ کا بانی مبانی کون ہے اور بٹالہ میں یہ کام کس طریق پر جاری ہے۔ یہ امر بھی مخفی نہیں ہوگا۔ اور اگر ذرا سی توجہ کیجاوے تو پتہ لگ سکتا ہے۔ ضرورت پڑی تو میں اس راز کو کھول دوں گا۔ بٹالہ ہی کی نالی کے ذریعہ قادیاں میں بھی یہ رو آ جاتی ہے اور چند شوریدہ سر یہاں ایسے ہیں جو ہمیشہ اس قسم کی باتوں میں دلچسپی لینے میں منہمک پولیس سٹیشن بٹالہ کی نظر سے ایسے اشخاص مخفی نہیں ہونے چاہیے اسلئے میں اسپر زیادہ کہنے کی حاجت نہیں سمجھتا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے جو ترجمہ شایع کیا ہے وہ یہ ہے

ترجمہ قواعد نمبر ۱۹ و ۲۰ بابت چال چلن ملازمان سرکاری مجریہ گورنمنٹ آف انڈیا

نمبر ۱۹۔ سرکار کی کارروائی پر نکتہ چینی کوئی ملازم سرکار عوام الناس میں اپنی طرف سے تحریری یا تقریری یا کسی اور نہج پر کسی ایسے اصول کی نسبت جسکو گورنمنٹ نے منظور کیا ہو۔ یا کسی ایسی کارروائی کی نسبت جو گورنمنٹ عمل میں لائی ہو۔ یا کسی ایسے امر متعلقہ کارروائی گورنمنٹ کے متعلق جو زیر بحث پبلک آفیشل ہو۔ اپنی رائے ظاہر نہ کرے۔

نمبر ۲۰۔ پولیٹیکل اشتعال و جلسہ ہا کوئی ملازم سرکار ہندوستان کے حالات کے متعلق کسی پولیٹیکل معاملہ میں شریک نہ ہووے۔ یا اوسکی امداد میں چندہ نہ دیوے۔ اور کوئی ملازم سرکار کسی ایسے پولیٹیکل جلسہ میں شامل نہ ہووے جسمیں اسکی شمولیت غلط طور پر سمجھی جاوے۔ یا اوسکی شمولیت کیوجہ سے اوسکی سرکاری کام میں مفید ہونیمیں نقص پیدا ہو۔ جب کسی سرکاری ملازم کو یہ شک کرنیکی گنجایش ہو کہ اس کارروائی سے جو وہ کرنا چاہتا ہے۔ اس قاعدہ کی خلاف ورزی ہوتی ہے یا نہیں۔ تو اسکو لوکل گورنمنٹ سے یا اپنے افسر سے استصواب کر کے حکم حاصل کرنا چاہیئے۔ فقط

دستخط صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور۔

آریہ سماج قادیان کی ایک اور ناکامی

قادیان کی آریہ سماج نامرادی اور ناکامی کے لئے وضع ہوئی ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں ناخنوں تک زور لگاتا اس کا کام رہا مگر بجز نامرادی اور ناشادی کچھ اور اس کے نصیب نہ ہوا۔ ہر سلسلہ عالیہ کی دیکھا دیکھی کوئی نہ کوئی اڈمبر بھی یہ سماج رچتی رہی۔ قادیاں میں تعلیم الاسلام سکول کے اجرا کی خبر پاکر جھٹ ایک دیانند جوبلی سکول کھولدیا۔ مگر آج اسکا نام و نشان بھی نہیں ملتا۔ پھر سلسلہ کے اخبارات کو دیکھکر یہ سوچا کہ قادیاں کے نام سے جو اخبار نکالا جاوے گا وہ خوب چلے گا ہی مخالف اور مسلمان۔ عیسائی۔ آریہ سب خریدیں گے۔ مگر اسکی وہی مثال ہوئی

قسمت کے ولیا بکائی تھی کھیر ہو گیا دلیا

اخبار کیا نکلا اس نے سماج کے کارکنوں اور روح رواں ممبروں ہی کا خاتمہ کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی قادیاں کی آریہ سماج نے یہ دیکھ کر چونکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ہر سال جلسہ ہوتا ہے آپ بھی سالانہ جلسہ کا ڈھنگ ڈالا مگر اب نہ وہ جلسہ ہے نہ کچھ۔ ان ساری نامرادیوں کے ساتھ سماج نے لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ کھولا۔ اور ایک سالانہ جلسہ پر اس مدرسہ کی بعض لڑکیوں کو پنڈت سومراج نے بطور نمونہ پیش بھی کیا اور ان کے بھجن حاظرین کو سنوائے تاکہ وہ اندازہ کر سکیں کہ سکول کیسی ترقی کر رہا ہے مگر اب افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ نہ وہ سکول ہے نہ وہ معلمہ ہے نہ اس کے منیجر پنڈت سومراج اور اچھر چند گویا صف ہی لپیٹی گئی۔ پرکاش کے ایڈیٹر نے بڑا شور مچایا کہ شبھ چنتک جاری رہے اور آریہ سماج کو غیرت دلائی۔ آپ بٹالہ پہنچکر بھی تحریکیں کیں اپنے اخبار میں بھی اسکی خدمت کا بوجھ اپنے ذمہ لینے کا عزم ظاہر کیا مگر سماج نے عملی طور پر جو جواب دیا وہ ظاہر ہے۔ قادیاں میں آریہ سکول کھولنے کے لئے آریہ گزٹ میں پرجوش آرٹیکل محض ایک جھوٹی اور خود تراشیدہ گپ پر لکھا گیا چندہ کھولا گیا آریہ پبلک نے اس کا جواب جو دیا سب کو معلوم ہے۔ اب آریہ سماج قادیان کا گرل سکول بھی قادیان کی آریہ سماج کی پہلی تحریکوں کے ساتھ جا ملا کیونکہ جہانتک مجھے معلوم ہوا ہے اور میں نے دریافت کیا ہے اب اس کا کوئی وجود قادیاں میں نہیں معلمہ عرصہ سے چلی گئی ہے اور پھر اور کوئی آئی نہیں۔ آریہ گرل سکول حشر قادیاں کی آریہ سماج کی ناکامیوں پر ایک اور اضافہ ہے دیکھیں اب یہاں کی سماج اور کس تحریک کو کام میں لاتی ہے بہتر ہے کوئی نیوگ مندر بناکر سچے آریوں کی نئی مثال قائم کرے شائد وہ چل ہی جاوے اور اسکی یہاں کے بعض آریوں میں ضرورت بھی ہے۔

بدامنی کے تباہ کن نتائج

پولٹیکل انقلاب اور بدامنی کے حامی روس کی اس حالت زار سے عبرت پکڑیں جس نے وہاں آغاز شورش سے لیکر اب تک اکثر حصص ملک کی رعایا کا دم ناک میں کر رکھا ہے۔ متواتر دو ڈہائی سال سے ایک ایسی عالمگیر بدنظمی و بے چینی پھیلی ہوئی ہے کہ جسے ہر ایک سمجھدار یقیناً لعنت اور سراپا نحوست ہی سمجھے گا۔ ہر چند کہ روس کی شخصی سلطنت میں بحالت امن بھی سختیاں اور عمال حکومت کی چیرہ دستیاں کچھ کم قابل شکایت نہیں لیکن امن اور بدامنی میں پھر بھی زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ جسے کوئی صلح پسند و مآل اندیش آدمی نظرانداز نہیں کر سکتا۔ تازہ تار خبر مورخہ ۷ار مئی مظہر ہے کہ تشدد پسند لوگ جابجا چوریاں کرتے نقب لگاتے پھرتے ہیں۔ ایک دستہ نے نوڈز میں ڈاک گاڑی پر حملہ کیا۔ چار کانسٹیبلوں اور پولیسمینوں کو ہلاک کر کے دو ہزار روبل لے کر رفوچکر ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد پچیس کی جمعیت پہنچی تو وہ بھی ایک روئی کے کارخانہ میں جا گھسی۔ مزدوروں پر گولیاں برسائیں جس سے پندرہ کس ہلاک اور تیس مجروح ہوئے ایک دستہ نے وارسا کے ریلوے آفس پر حملہ کیا اور چھ سپاہیوں کو جو پہرہ دے رہے تھے قتل اور زخمی کیا۔ اور دس ہزار روبل لے کر چلتے بنے۔ سپاہیوں نے بھی چند آدمیوں کو ہلاک و مجروح کیا۔ یہ واقعات وسط شہر اور روز روشن کے ہیں۔ اس کے بھی بعد کی خبر (۱۸ر مئی) میں ذکر ہے کہ لوڈز میں ۲۲- آدمی مارے گئے اور ۴۶- آدمی زخمی ہوئے۔

دور کیوں جاتے ہو؟ اپنے ہی ملک کی حالت دیکھو کہ مشرقی بنگال سے آئے دن کیسی کیسی وحشت خیز خبریں سننے میں آتی ہیں کہیں ہندو مسلمانوں کا فساد ہے کہیں لوٹ مار کی گرم بازاری کہیں جیل خانوں کی بھرتی۔ رعایا اور حکام کی عام پریشانی وغیرہ وغیرہ۔ خود پنجاب کیطرف خیال کرو کہ یہاں ابھی کچھ زیادہ بدامنی نہ پھیلنے پائی تھی۔ ہنوز شورش کا آغاز ہی تھا کہ انقلابی خیالات کے طفیل سینکڑوں عزت داروں کی آبرو خاک میں مل گئی۔ آزادی و تہذیب کے بعض حقوق جو خدا خدا کر کے کہیں مدتوں میں حاصل ہوئے تھے آناً فاناً معرض خطر میں پڑ گئے۔ جلسوں، تقریروں اور اخباروں کے متعلق نئی نئی قانونی قیود بڑھ گئیں اور روز بروز انہیں اضافہ کا ہی اندیشہ ہے جیسا کہ ہم کئی سال سے زور دیکر لکھ رہے ہیں۔ آدھا محبان وطن کی غیر معتدل پالیسی نے ملک میں رہے سہے خیالات ... آخر غریب انڈیا کے ساتھ ... کی دوستی والا ایسا ناشدنی سلوک کیا کہ اوسکی ترقی و بہبودی کو صدیوں پیچھے جا پھینکا کوئی ہے؟ جو ان عبرت انگیز واقعات کو کان دھر کر سنے اور آنکھیں کھول کر دیکھے۔

مسلمانان راہوں پر زیادتی

راہوں ضلع جالندھر میں مسلمانوں کی تعداد ہندؤں سے بہت کم ہے نیز شہر کے تمام سرکاری عہدیدار بھی ہندو ہی ہیں یعنی تھانہ دار تحصیلدار ہیڈ ماسٹر اسٹیشن ماسٹر ڈاکخانہ۔ غرضکہ عملہ کا عملہ ہی اس شعر کا مصداق ہے ؎

خط بڑھا زلفیں بڑھیں کاکل بڑھے گیسو بڑھے

حُسن کی سرکار میں جتنے بڑھے ہندو بڑھے

نتیجہ اس ہر قسم کے غلبہ کا یہ کہ جیسا اور اکثر مقامات و محکمہ جات میں عنصر غالب مسلمانوں کو پیسے ڈالتا ہے ویسے ہی راہوں میں۔ یہ بتیس دانتوں میں زبان کی مانند جوں توں اپنی تلخ زندگی کے دن بسر کر رہے ہیں۔ ۲۳ مئی تاریخ کے ایک ہندو اخبار میں اس مضمون کا تار چھپا تھا کہ راہوں کے مسلمانوں نے فساد کیا اور ہنود کی دوکانیں لوٹ لیں لیکن برخلاف اس کے واقعہ یہ ہے کہ خود ہنود نے مسلمانوں کی ایک برات پر حملہ کیا جس میں سے ایک لڑکا غائب بھی ہے جو ممکن ہے مارا گیا ہو۔ اور مجروح و مضروب تو کئی ایک ہسپتال میں پہنچ چکے ہیں ایک اور لطف یہ کہ ہندو اخبار کو تو مسلمانوں کی زیادتی کا تار فوراً پہنچ گیا۔ اور مسلمانوں کو تار دینے سے ہی روکا گیا ہم اس بات پر مصر نہیں کہ مسلمانوں کا ہی بیان حرف بحرف صحیح ہے مگر اس کا بھی تو کوئی ثبوت نہیں کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں۔ اور ہندو سراسر سچے ہندوؤں کے غلبہ سے ایک معمولی عقل کا بھی معاملہ فہم آدمی اس نتیجہ پر ضرور پہنچ سکتا ہے کہ زیادتی فریق غالب ہی کی ہوگی۔ کیونکہ جو بیچارے پہلے ہی ہر طرح دبے ہوئے ہیں۔ انہیں زیادتی کا کیا حوصلہ پڑ سکتا ہے؟ بہرحال ہم کو امید ہے کہ سرکاری تحقیقات میں اس معاملہ کی اچھی طرح چھان بین ہو کر جس کا قصور ہے وہ ضرور اپنے کئے کو بھگتیگا ساتھ ہی ہم یہ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ سرکاری سروس میں دونوں قوموں کے قائم مقاموں کا عدم تناسب اکثر بدعنوانیوں کا موجب ہوا کرتا ہے اسواسطے گورنمنٹ عالیہ کو ایسے صریح تجربات اور بین مشاہدات کے بعد اب اس اہم معاملہ پر خاطر خواہ توجہ فرمانے میں ذرا تامل نہ ہونا چاہئے جس پر ہم عرصہ سے زور دیدے کر لکھ رہے تھے۔

لاجپت رائے اور آریہ سماج

(ترجمہ از سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ یکم جون ۱۹۰۷ء)

جناب! بجواب خط لالہ دیوان چند (ڈے۔اے وی کالج) جو آپکے پرچہ مورخہ ۲۵ر مئی کے اشو میں بعنوان مذکورۃ الصدر شائع ہو چکا ہے مندرجہ ذیل ریمارک کرنیکی اجازت دیجئے لالہ لاجپت رائے نے اپنی تمام زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی تھی اور آج جبکہ وہ مصائب میں مبتلا ہے سماج اسکو اپنے سے خارج کرنیکی کوشش کر رہی ہے وہ بغیر کسی شک و شبہ آریہ سماج کی روح و روان تھا اسمیں شک نہیں کہ آریہ سماج ایک مذہبی گروہ ہے لیکن گورنمنٹ کے برخلاف شورش کنندگان کے لیڈروں اور سرغنہ لوگوں کی سب سے بڑی تعداد اسی فرقہ سے تعلق رکھتی ہے اور چونکہ ڈے۔ اے۔ وی کالج کے طلباء پولٹیکل تحریکوں میں حصہ لینے میں سب پر سبقت لے چکے ہیں۔ اسلئے انکار نہیں ہو سکتا کہ آریہ سماج نے پولٹیکل تحریک اور ایجی ٹیشن میں سب سے زیادہ حصہ لیا ہے۔ بندے ماترم کی جھوٹی جنگی آواز کے ساتھ ساتھ پنڈت دیانند کی جے کے نعرے ابھی تک ... گذشتہ زمانہ میں شہر لاہور کے مختلف پروسیشنوں اور صفوف میں بلند ہوتے رہتے ہیں۔

اس خط میں مرزا صاحب کا بھی ذکر کیا گیا اگر آریہ سماج آپ کی طرز روش اور نصیحت پر چلتی تو انہیں یہ ضرورت محسوس نہ ہوتی کہ وہ آج اپنے لیڈر کو اپنی سماج سے جدا کرتے مرزا صاحب کا مشن خالص مذہبی ہے وہ ابتداء سے (جسکو تیئیس برس گذرتے ہیں) ہمیشہ اپنے مریدوں کو جیسا کہ گورنمنٹ پر خوب واضح اور روشن ہے یہ نصیحت کرتے رہتے ہیں کہ وہ اپنی گورنمنٹ کے برخلاف پولٹیکل ایجی ٹیشن میں حصہ لینے سے بچاتے رہیں اور ہرگز انہیں مت شامل ہوں یہانتک اسکا عملی ثبوت موجود ہے کہ انہوں نے علیگڈھ کے طلباء کی خفیف اور معمولی سٹرائیک پر اپنے بیٹے کو جو وہاں پڑھتا ہے اپنی بیعت سے خارج کر دیا صرف اسلئے کہ اس نے سٹرائک کرنیوالے طلباء کی شمولیت اختیار کر لی تھی آپکے فتویٰ جہاد نے جو عرصہ ہوا شائع ہو چکا ہے سرحدی صوبہ میں ایک بڑا مفید کام کیا ہے جیسا کہ ... کمشنر نے

مشنری خطرہ

(وہ تقریر جو مفتی محمد صادق صاحب نے جلسہ ایمپائر ڈے پر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں کی)

ایمپائر ڈے - ایمپائر ڈے کیا ہے - سلطنت کا وہ دن جو اس غرض کے لئے مقرر کیا گیا ہے - کہ بالخصوص اسکول کے بچوں کے ذہن نشین کرایا جاوے کہ ہندوستان میں سلطنت برطانیہ کے کسقدر برکات ہیں اس دن کے تقرر کا اصل محرک طلبار کا وہ رویہ ہے جو آجکل عموماً اکثر مدارس میں اور بالخصوص آریوں کے مدرسوں اور کالجوں میں دیکھنے میں آتا ہے اور ایسی جگہوں پر نہایت ضروری ہے کہ ایسے جلسے سال میں نہ صرف ایک بلکہ کئی ایک ہوا کریں اور ہم اپنے نائب ناظم صاحب تعلیم دینی و دنیوی کا سررشتہ تعلیم کے حکم کے مطابق اس خاص جلسہ کے ایسے عمدہ انتظام کے ساتھ منعقد کرنے کے لئے شکریہ ادا کرتے ہیں - لیکن ساتھ ہی ہم یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ برطانیہ کی شکر گذاری اور فرمانبرداری کا ایسا سبق اس زور کے ساتھ ہمارا امام ہمیشہ ہم کو دیتا ہے اور دنیا بھر کی تمام سلطنتوں پر نگاہ ڈالکر ہم جماعت احمدیہ کے واسطے گورنمنٹ برطانیہ کا وجود ایسا مفید اور ضروری اور نافع دیکھتے ہیں اور یہ باتیں ہمارے بچوں اور جوانوں اور بوڑھوں کے دلوں میں ایسی مضبوطی کے ساتھ جگہ پکڑ چکے ہوئے ہیں کہ ہمارے واسطے تو سال کا ہر ایک دن ایمپائر ڈے ہوتا ہے -

پھر آج اس جلسہ میں ایمپائر ڈے کے اغراض و مقاصد پر نظم و نثر میں بہت کچھ کہا جا چکا ہے اور ہنوز کئی ایک تقریریں اس مطلب پر ہونگی اسواسطے میں اس کے متعلق بحیثیت عمومی کچھ گفتگو کرنے کی بجائے صرف ایک خاص پہلو کو لیتا ہوں جو میرے نزدیک بہت ضروری ہے لیکن گورنمنٹ اور رعایا نے اسکی طرف خاص توجہ نہیں کی - اسمیں شک نہیں کہ اسوقت زمانہ بول اٹھا ہے - کہ کوئی اوتار - کرشن - بدھ - مہدی - مسیح اس زمانہ میں آنا چاہئے اور پولیٹیکل رنگ میں ایسے عقائد ہمیشہ ہر قوم کو ان کے لئے ایک قومی ایمپائر ڈے کی امیدیں دلاتے ہیں جو ان کے نزدیک اس ایمپائر ڈے کا جانی دشمن ہونیوالا ہے جیسکی خوشی میں آج ہم سب جمع ہوئے - آریہ اور بنگالی جو کچھ کر رہے ہیں وہ ظاہر ہے - بہت سی اور چینی بدھا کی راہ دیکھ رہے ہیں - ہندو کرشن کی آمد کے منتظر ہیں - تمام مسلمان (سوائے فرقہ احمدیہ کے) ایک جہادی مہدی کو جلد دیکھنا چاہتے ہیں اور ایسے عقائد ایمپائر ڈے کے دشمن ہیں - لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ان سب سے بڑھکر گورنمنٹ کا ایک اور خفیہ دشمن بھی ہے - جو ایک خونی مسیح کے آنیکا عقیدہ اس ملک میں پھیلا رہا ہے اور جس کو مشنریوں کا گروہ کہتے ہیں مشنری لوگ ہند کے چار کونوں میں یہ تعلیم پھیلا رہے ہیں کہ عنقریب یسوع مسیح جلال کے تخت پر بیٹھا ہوا ایک بڑی فوج لے کر زمین پر اتریگا اور ان سب کو جو عیسائی نہیں ہیں قتل کرڈالے گا - اب غور کرنا چاہئے کہ یہ عقیدہ گورنمنٹ کے واسطے کیسا خوفناک ہے - سب سے اول قابل غور تو یہ بات ہے کہ خود گورنمنٹ کوئی مذہب نہیں رکھتی اور اس گورنمنٹ کی جو سب سے بڑی برکت ہے کہ اس کے ماتحت تمام مذاہب کو آزادی حاصل ہے وہی برکت مشنریوں کے عقائد کے مطابق ایک لعنت ہے جو گورنمنٹ کو بپا بزنجیر یسوع کے جلالی تخت کے سامنے سزا پانے کے واسطے کھڑا کرے گی - پھر گورنمنٹ کے تمام مدبر اور بڑے بڑے کارکن اور کالجوں کے پروفیسر اور پرنسپل اور ہیڈ ماسٹر اس امر کے ملزم ہیں کہ انہوں نے انجیل کی تعلیم کو مدارس سے خارج کر دیا ہے اور ان میں سے اکثر یسوع کے مذہب پر نہیں بلکہ وہ اس سے بہت بیزار ہیں پس جلالی تخت کے سامنے ان لوگوں کا کیا حال ہونیوالا ہے اور اگر کوئی نادان پادری یہ کہے کہ یسوع عیسائی مذہب کو پسند کرے گا اور گورنمنٹ کے سب ارکان عیسائی ہیں سوائے اس کے کہ لیجسلیٹو کونسل کے چند ممبر یا بعض عہدہ دار جو دیسی ہیں اور جو لازماً پھانسی پر چڑھائے جائنگے خواہ گورنمنٹ کے کیسے ہی نمک حلال اور خیر خواہ ہوں اسواسطے یسوع ان کو نہیں پکڑے گا بلکہ صرف دیسیوں کو (خواہ رعایا ہو - خواہ سکھوں کی فوج - خواہ گورکھوں کی کمپنی اور خواہ افغانوں کا ترپ) تو اول تو یہ بات ہی غلط ہے کیونکہ اسوقت عیسوی مذہب اسقدر مختلف فرقوں پر منقسم ہو رہا ہے کہ شائد دنیا میں کبھی کسی مذہب میں باہم اس قدر اختلاف ہوا ہو - بڑے موٹے فرقے تو رومیوں یونانیوں اور پراٹسٹنٹوں کے ہیں - پھر پراٹسٹنٹوں کے سینکڑوں فرقے ہیں جنمیں سے ایک فرقہ چرچ آف انگلینڈ کا ہے اور پھر اس کے آگے اسی فرقے ہیں اور ان سب ایک دوسرے کو عیسائیت سے خارج اور یسوع کا دشمن جانتے ہیں - پس ظاہر ہے کہ یسوع بالفرض جب آوے گا تو اس تمام فرقے میں سے صرف ایک کو اپنا مانے گا اور باقی سب کو تہ تیغ کریگا اور کوئی شخص یقینی طور پر نہیں کہ سکتا کہ لارڈ منٹو اور لارڈ کچنر بلکہ خود حضور قیصر ہند اسی برگزیدہ فرقہ میں ہوں گے یا ان کو بھی یہ سنایا جاوے گا کہ اے تم جو مجھے خداوند کہتے ہو تمہیں میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں - اور ممکن ہے بلکہ اغلب ہے کہ وہ ان موجودہ فرقوں میں سے کسی ایک کو بھی پسند نہ کرے اور گذشتہ زمانہ میں جو عیسائی فرقے ہو چکے ہیں ان میں سے کسی ایک کو پسند کرے اور موجودہ زمانہ کے تمام عیسائیوں کو قتل کرے جس کا نتیجہ یہ ہو کہ ہماری گورنمنٹ بمعہ اس کی رعایا کے قتل کیجاوے اور ہند پر حکومت کرنے کے واسطے فقط جلال کے تخت کا مالک اپنے ایک کم بارہ حواریوں کے ساتھ رہجاوے خدا کا ہزار شکر ہے کہ ہماری گورنمنٹ ایسی بیوقوف نہیں جو مشنریوں کے ایسے بیہودہ عقائد سے خوف زدہ ہوجائے - کیونکہ نہ کوئی ایسا یسوع آسمان پر ہے اور نہ کسی نے آنا ہے لیکن تاہم جیسا کہ مسلمانوں کا عقیدہ خونی مہدی کا جاہل لوگوں کے واسطے ممکن ہے کہ کسی وقت خوفناک صورت اختیار کرے اور اندر ہی اندر ہمیشہ ان کے دلوں کو زہر آلود کر رہا ہے ایسا ہی مشنریوں کا عقیدہ کہ ایک خونی مسیح آئے گا ملک کے اندر ایک زہریلا بیج بو رہا ہے جس سے خطرہ ہے کہ کانٹے دار جھاڑ نکلکر ملک کو دکھ دینے کا موجب ہوں اس واسطے ابھی سے انکی بیخ کنی کیطرف گورنمنٹ اور اسکی رعایا کو بالاتفاق متوجہ ہوجانا چاہئے -

عیسائی پادریوں کا وجود ہر جگہ اور ہر زمانہ میں ملک کے واسطے سخت فساد پھیلانیوالا ہوا ہے - تاریخ انگلستان کا سیاہ حصہ وہی ہے جس زمانہ میں پادریوں کو یہ اختیارات تھے کہ وہ اپنے مذہبی دلکو نسلوں کیخاطر بڑے بڑے آدمیوں کے خون گراتے تھے اور ملک کے لائق اور کارکن آدمیوں کو تہ تیغ کرتے تھے - جن دنوں پوپ کا راج یورپ میں تھا اور سلطنت پادریوں کے رعب میں تھی ان دنوں لاکھوں انسان یورپ کے مختلف حصوں میں صرف عیسائیت کو قبول نہ کر لینے کے سبب تہ تیغ کئے جاتے تھے آج فرانس کی حکومت کو پادریوں کے ہاتھوں سے جو مصائب پیش ہیں وہ اخباروں کے پڑھنے والے بخوبی جانتے ہیں وہ تو خدا ہی کو پتا لیسا

(بقیہ)

منظور ہے کہ یہ دجل اب بڑھنے نہ پاوے ورنہ حکومت فرانس کے برخلاف جسقدر جوش پوپ اور اس کے توابعوں نے برپا کیا ہے اس سے خوف تھا کہ حکومت فرانس ایکدفعہ پاؤں سے اکھڑ جائے۔ چین میں جسقدر گزشتہ دنوں ہوتے ہیں اور آئے دن حکومت چین پر مصائب کرتے ہیں وہ سب پادریوں کے طفیل ہے کیا ان سب باتوں کو مدنظر رکھکر ہم مشنریوں کی خدمت میں ادب کے ساتھ یہ درخواست پیش کرنے کا حق نہیں رکھتے کہ اے مشنری صاحبان ملک ہند میں تعلیم اور روشنی کے واسطے گورنمنٹ مہربان نے ہمارے واسطے بہت سے مدارس اور کالج بنا دیئے ہیں۔ ہمیں تمہاری اس منافقانہ استادی کی ضرورت نہیں کہ بظاہر ملک میں تعلیم پھیلانے کا بہانہ کیا جاتا ہے اور اندر ہی اندر ہماری گورنمنٹ کے برخلاف یہ عقیدہ پھیلایا جاتا ہے کہ ایک خونی مسیح آئے گا جو اول گورنمنٹ کی وفادار رعایا کو تہ تیغ کریگا کیونکہ وہ عیسائی نہیں ہے اور جب رعایا قتل ہو چکی۔ تو پھر گورنمنٹ پر بھی ہاتھ صاف کرے گا کیونکہ وہ عیسائی گورنمنٹ نہیں ہے۔ اے لمبی ڈاڑھی والے اور منڈی ہوئی ڈاڑھی والے پادری صاحبان آپ سب کی خدمتمیں ہماری یہ التماس ہے کہ ہمارے ملک میں آگے ہی فاسد عقائد بہت ہیں۔ اب ضرورت نہیں کہ آپ ایک اور خوفناک فاسد عقیدہ پھیلاؤ۔ براہ خدا ہم پر رحم کرو اور اپنا بوریا اٹھا کر اپنے وطن کو واپس جاؤ اور کسی نیک کام میں کوئی شغل اختیار کرو۔ اور ہمیں عذر نہ ہوگا کہ آپ صاحبان [illegible] کالوں کی متاع جمع کی معہ انکی سالیوں کے اپنے ہمراہ جہاز پر سوار کر کے لے جاؤ۔

پس میرے پیارے بھائیو گورنمنٹ کی خیرخواہی اور وفاداری کا جو سبق ہم کو رات دن اس مدرسہ میں سکھایا جاتا ہے اسکو عملی رنگ میں لانے کے واسطے جو ذرائع تم اختیار کرو گے ان [illegible] اس بات کو بھی [illegible] میں مدنظر رکھنا کہ مشنریوں کا [illegible] ہماری گورنمنٹ [illegible] کے واسطے ایک سخت خطرہ ہے جسطرح ہو سکے [illegible] ملک کے اندر سے اس کی بیخ کنی کرو بلکہ خود یورپ امریکہ میں ان کے گھر [illegible] وہاں بھی انکو ان بدعقائد کے ترک [illegible] کی کوشش کرو۔ اور اپنی کوشش میں ہمت اور استقلال کے ساتھ مصروف رہو اسمیں نہ صرف ہمارا اور ہماری گورنمنٹ کا فائدہ ہے بلکہ ان لوگوں کا بھی فائدہ ہے جو یہ مشنری بنے پھرتے ہیں کہ اپنے خیالات کو اپنے دلوں سے نکالیں اور اب صبر کے ساتھ بیٹھ جاویں جس یسوع کو وہ آسمان پر ہم کو دکھانا چاہتے ہیں وہ خود ہمارے ملک میں زمین کے اندر مدفون ہے تعجب ہے کہ یسوع کی قبر ہمارے پاس موجود ہے اور یہ ہزاروں کوس کا سفر بحری اور بری کر کے ہمارے پاس جو خبر لاتے ہیں وہ یہ ہے کہ یسوع آسمان پر ہے اور اتنی محنت بفائدہ اٹھا کر اس پنجابی مثل کے مصداق بنتے ہیں کہ پٹیا پہاڑ نکلیا چوہا اور ایسی بیہودہ خبروں کی اشاعت کر کے یورپ امریکہ کی مشہور دانائی پر داغ لگاتے ہیں۔ میں بارہا خیال کرتا ہوں کہ یورپین لوگ باوجود دانش و عقل اپنے ساتھ اس پادریانہ عقل کے گروہ کو کیوں ساتھ لاتے ہیں جو ہمارے گلی کوچوں میں کہتے پھرتے ہیں کہ

آویگا یسوع جلال کا تخت بچھا
بیٹھ کر تم سب کو سخت سزا دے گا

شاید یہ لوگ بطور نظر بٹو کے لاتے ہوں کہ بڑے بڑے ڈاکٹروں اور فلاسفروں اور مدبروں اور سائنس دانوں کو نظر نہ لگ جاوے۔ مگر یورپین صاحب کو یقین [illegible] کہ ہندی آنکھیں گورنمنٹ کی تعلیم سے [illegible] حقیقت بین ہیں۔ انکے گورے چہرے پر ہم بدنما نظر بٹو کو دیکھنا نہیں چاہتے جو سیاہی کی آمیزش سے دن بدن بڑھتا جاتا ہے اسواسطے مناسب ہوگا کہ ہمارے مہربان دوست اسکو ہمیشہ کیلئے [illegible] سمندر پار پھینکدیں۔

آریہ سماج کا ڈیپوٹیشن

اور

لاٹ صاحب پنجاب

ہز آنر لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب شملہ سے بقصد ولایت بمبئی تشریف لیجاتے تھے کہ ۲۲ مئی کو بمقام کالکا آریہ سماج کے ایک ڈیپوٹیشن نے جس میں رائے بہادر سوہن لال۔ مسٹر روشن لال لالہ ہنسراج اور بھگت ایشور داس شامل تھے حضور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ سب سے پہلے مسٹر روشن لال بیرسٹر نے ہز آنر سے اجازت چاہی کہ چند کتابیں اور رسالے متعلقہ آریہ سماج خدمتمیں پیش کریں۔ لیکن سر ڈینزل ایبٹسن بہادر بالقابہ نے فرمایا کہ میں کتابیں منظور کرنے سے پہلے گفتگو کر لینا زیادہ ضروری و قابل ترجیح سمجھتا ہوں۔ اس پر لالہ ہنسراج پرنسپل دیانند کالج نے مختصراً یقین دلانا چاہا کہ ہماری سماج کو گذشتہ شورشوں سے کچھ تعلق نہیں اس کا مقصد تو صرف اپنی قوم کی مذہبی اور تعلیمی ترقی ہے۔ اور کہ شورش کے دنوں میں ہم نے اپنا کالج بند کر دیا تھا۔ اور ہم کو پختہ یقین ہے کہ ہمارے کالج کے طلباء اس شورش میں بالکل شریک نہ تھے۔" حضور ممدوح نے فرمایا۔" اس بات سے تو ہم خوش ہیں کہ تم لوگ گذشتہ شورش سے اپنی بے تعلقی کا یقین دلاتے ہو لیکن **ہمیں پنجاب بھر کے تمام ڈپٹی کمشنروں سے یہ اطلاع ملی ہے کہ جہاں جہاں آریہ سماجیں ہیں وہی مقامات باغیانہ سازشوں اور سرگوشیوں کے** مرکز ہیں۔" لالہ ہنسراج بولے کہ "بدقسمتی سے آریہ سماج میں اور دیگر مذاہب میں اختلاف ہے۔ آریہ سماج آزادانہ نکتہ چینی کرتی ہے۔ اسلئے وہ سب اسکو برا کہتے اور طرح طرح کے جھوٹے سچے الزام اس کے سر دھرتے ہیں۔" پھر مسٹر روشن لال ہز آنر سے مخاطب ہوئے اور یقین دلایا کہ میں اجیت سنگھ سے کبھی نہیں ملا۔ اور اسکی تقریروں کے متعلق مجھے کبھی خیال تک نہیں آیا کہ واقعی وہ ایسی (شرربار) ہوتی ہیں جیسی کہ بعد میں سنی گئیں۔" بعدازاں رائے بہادر سوہن لال جناب ممدوح سے ہمکلام ہوئے۔ اپنے بھی شورشوں سے بیزاری و عدم تعلق ظاہر کیا۔ اور ساتھ ہی کانگڑہ ریلیف ورکس کے متعلق اپنی خدمات کی جانب بھی ہز آنر کو توجہ دلائی۔ پھر لاٹ صاحب بہادر لالہ ایشور داس سے مخاطب ہوئے۔ اور فرمایا تم کو ہم نے اس سے پہلے بھی کبھی دیکھا ہے۔ [illegible] حضور نے [illegible] اس کو دیکھا ہوگا جو میرے بھائی ہیں اور صورت میں مجھ سے بہت مشابہ ہیں۔ پھر ان لالہ صاحب نے بھی اپنے تینوں رفیقوں کی تائید میں کہا کہ لاہور کی شورشوں کے ساتھ آریہ سماج کو کچھ ہمدردی نہیں ہے۔ آخر میں ہز آنر نے فرمایا کہ ہم آپ لوگوں سے یہ سنکر خوش ہوئے کہ آریہ سماج کو گذشتہ شورشوں سے کچھ تعلق نہ تھا۔ لیکن ہم کو اس بات کا بڑا افسوس ہے کہ یہ بے تعلقی ذرا پہلے کیوں نہ ظاہر کی گئی؟ اور ایسی غلط افواہوں کی تردید کیوں نہیں کی گئی کہ پلیگ گورنمنٹ پھیلاتی ہے۔ کنوؤں میں زہر [illegible] وغیرہ وغیرہ اور کہ یہ آریہ سماج کا فرض ہے کہ جو کچھ شور و شر پچھلے دنوں ہو چکا ہے اس سے بے تعلقی و عدم ہمدردی کا اظہار علانیہ کرے۔" پھر فرمایا کہ سوڈیشی تحریک کے تو ہم ہمیشہ سے حامی ہیں۔ اور نیک نیتی و ایمانداری سے نکتہ چینی کرنے پر بھی ہم کو کچھ اعتراض نہیں۔ نہ ہم کو یہ توقع ہے کہ تعلیمی ترقی کے ساتھ ہندوستانی لوگ ایجیٹیشن سے باز آجائیں گے۔ مگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایجیٹیشن ہو تو

قاعدہ و ضابطہ کے ساتھ ہو (نہ کہ ایسا طوفان بدتمیزی) اور لوگ ایسی حرکات سے اجتناب کریں جن کے باعث حکام و منتظمین کے تعلقات میں کشیدگی اور بدمزگی پیدا ہوتی ہے۔ آخر میں ہم آریہ سماجی ڈیپوٹیشن کی معذرت کو قبول فرمالیں اور ممبران ڈیپوٹیشن سے ہاتھ ملا کر انکو رخصت کر دیا۔

اس ڈیپوٹیشن کی روئیداد سے کئی اہم نتائج نکلتے ہیں جن سے امید ہے کہ پبلک اور خاصکر سماجی صاحبان ضرور سبق حاصل کریں گے۔ سب سے ضروری اور قابل توجہ بات یہ ہے کہ صاحبان ڈپٹی کمشنر بہادر نے ہمارے آریہ سماجیوں کی نسبت جو اطلاع دی وہ کسی الہام الٰہی کی بنا پر تو ہے نہیں۔ سماجیوں کا پولیٹکل رویہ اور لہجہ ہی خیال حکومت کی اس رائے کا ذمہ دار ہو سکتا ہے اور لالہ ہنسراج صاحب نے جو کچھ ڈیفنس پیش کیا ہے وہ سر تا سر ہیچ ہے بلکہ عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے کیونکہ غیر مذاہب پر آزادانہ نکتہ چینی کرتے ہیں اور کونسا مذہب آریہ سماج سے پیچھے رہا ہے۔ ہاں اگر گندی گالیاں دینے، دل آزار حملے کرنے، اور باقی مذاہب والوں کو ہر درجہ قابل نفرت سمجھنے اور حقیر و ذلیل کرنے کا نام انہوں نے آزادانہ نکتہ چینی رکھا ہے تو یہ کام آریہ سماج بلاشبہ بے مثل مستعدی سے کر رہی ہے اور ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اسی کی بدولت دیانندی فرقہ کے افراد میں دیگر اقوام سے نفرت و عداوت بڑھتے بڑھتے اکثر پولٹیکل خرابیاں پیدا ہوئی ہیں۔ کیا بھارت باشیوں کے سوائے سب کو ناپاک ملیچھ سمجھکر ملک بدر کر دینے کی مجنونانہ آرزو کا سرچشمہ وہی مذہبی تنفر و تعصب نہیں جس کی بانی و حامی دیانندی سماج ہے۔ کیا کوئی سماجی یہ کہہ سکتا ہے کہ "انڈیا فار انڈینز" کا موٹو دراصل "سوراج" اور "سودیشی" کا واضح ورڈ ([illegible]) نہیں ہے۔

اور اگر ہے جیسا کہ واقعی ہے تو پھر آریہ سماج کے سوائے اور کس مذہب و ملت کے لوگوں نے پہلے پہل یہ فتنہ پردازانہ آواز نکالی ہے؟ ہم اس بحث کے ایک ہی پہلو کو زیادہ طول نہیں دینا چاہتے۔ لیکن اگر کوئی سننا چاہے تو اس ثبوت میں ہمارے پاس کافی سے زیادہ دلایل موجود ہیں۔ کہ آریہ سماج کی نسبت جو آواز اب پبلک سے گذر کر حکام کے کانوں تک پہنچ گئی ہے اسکی وجہ سماج کی مہذبانہ و آزادانہ صاف گوئی نہیں بلکہ اس کے بعض یا اکثر ممبروں کی دریدہ دہنی، بدزبانی اور انتہائی جوش تعصب ہے۔

دوسری اہم بات اس روئیداد سے یہ نکلتی ہے جس کا ہم ان کے جواب میں ہی صاف اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ اگر آریہ سماج کے لوگ فی الواقع ان شورشوں سے کوئی ہمدردی و تعلق نہیں رکھتے تو حاملان سماج دار و گیر کی تشویشناک کارروائی اور عبرت خیز و سبق آمیز سزاؤں سے پہلے کیوں نہ چونکے ہوشیار نہیں ہو گئے۔

تیسرا تعجب انگیز اور نتیجہ خیز امر یہ ہے کہ جس قوم کے آرگن کل تک ہم مسلمانوں (پولیٹیکل ایجیٹیشن یا شورش سے) اظہار بے تعلقی پر ملامت کرتے اور خوشامد خودغرضی کا الزام دیتے تھے یہ کیسے ہوا کہ آج اسی کشتی کے ناخدا ہماری نقل اتارنے میں بڑی سنجیدگی و متانت اور خلوص دل ظاہر فرمانے لگے؟ کیا وہ آریہ آرگن یا کانگریسی معاصرین اب بھی مسلمانوں کی امن پسندی و وفاداری کی داد دیں گے؟ قومی وکلا کی نسبت جو ہم آرگن کہتے تھے بغرض صفائی کہے یہ نہ کہہ سکتے

آنچہ دانا کند کند ناداں۔ لیک بعد از ہزار رسوائی

چوتھا بڑا زبردست سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر آریہ سماج ان شورشوں کو فی الواقع ناپسند کرتی ہے تو یہ اس کے ایک نہایت ممتاز و بلند نام لیڈر کو ایسے نازک وقت میں اس قسم کے جلسوں اور تحریکوں میں حصہ لینے یا تقریریں کرنے سے کیا واسطہ تھا؟ + پانچویں غور طلب بات یہ ہے کہ آریہ سماج کے لیڈروں نے اتنی صفائی کے اظہار میں ایک صریح مغالطہ دہی کا ارتکاب کیا جسکے الزام وہ کسطرح بری نہیں ہو سکتے۔ کیا چند دنوں تک کالج کا بند کر دینا دلیل امن پسندی ہے یا یہ امر برعکس مصلحت ہوتا کہ طلبا رکی ان ایام میں پیش از پیش سختی و پابندی سے لازم کر دیجاتی تاکہ اول تو ان کو ایسی ہی حرکات میں شریک ہونیکا موقع ہی نہ ملے اور اگر کوئی طالب العلم اپنی ذاتی شرارت سے شامل ہو بھی تو اسکا علم و انسداد بسہولت ہو سکے۔ لیکن افسوس کہ آریہ کالج برخلاف اس کے التوا بندی کر دیا گیا کہ اگر اسکی نوجوان پرجوش پارٹی ہمارے بیان ملک کی اہم ترین خدمت یعنی ایجیٹیشن میں حصہ لے تو اسکی شرکت و عدم شرکت کا نتیجہ ہی نہ لگ سکے۔

پولٹیکل جرم اسی کو کہتے ہیں

راولپنڈی کے بعد ہندو صاحبان نے ضلع ہزارہ صوبہ سرحدی میں بھی قسم قسم کی لغو اور بیہودہ افواہیں اڑا دی ہیں۔ مثلاً یہ کہ انگریزوں نے ایک خفیہ انجمن قائم کی ہے جس سے یہ مطلب ہے کہ اہل ہند کو نیست و نابود کیا جاوے پوشیدہ طریقوں سے تمام کوؤں اور تالابوں اور نالوں میں زہر دفن کر دی ہے اور پانی میں خوفناک دھات ملا دی ہے تاکہ ہوا سے پی لے فوراً ہلاک ہو جاوے اور باقی لوگ اس ہوا کے لگنے سے ہلاک ہو جائیں گے مرض طاعون خود انگریزوں کی ایجاد کردہ ہے اور اسکو رفتہ رفتہ دن بدن ترقی دیتے جاتے ہیں۔ تاکہ اہل ہند نیست و نابود ہو کر ہلاک ہو جائیں۔

بجائے کمی کے طاعون جو کہ دن بدن ترقی کر رہا ہے اس کے یہی سبب ہیں۔ الغرض اس قسم کی مضحکہ خیز اور بیہودہ اور مفسدانہ اور شرارت انگیز خبروں کو پھیلا دیا ہے تاکہ سرحد کی نیم وحشی و جاہل مسلمانوں کو اس طریقہ سے اپنے ساتھ گانٹھ لیں اور ایک حد تک اس بے بنیاد و بیہودہ خبر نے بہت کچھ تشویش بھی باشندگان ہزارہ میں پیدا کر لی ہے اور بہت کچھ ہندو (شریر پیشہ و مفسد پیشہ) لوگوں کو کامیابی بھی ہو گئی ہے آجکل تحصیل مانسہرہ کے اکثر دیہات اور قصبوں اور شہروں میں اس خبر سے عجیب تشویش پیدا ہو گئی ہے عموماً سب لوگوں نے اب کوؤں اور چھوٹے نالوں اور چاہوں وغیرہ سے پانی استعمال کرنا بند کر دیا ہے۔ بلکہ جن شہروں کے متصل کوئی بڑا نالہ ہوتا ہے اس سے باہر گڑھے میں وہ ریت بہا کر یا چھوٹا گڑھا کھود کر پانی بھر لیتے ہیں۔ سمجھدار مسلمان باقی اپنے جاہل بھائی مسلمانوں کو ہر چند سمجھاتے ہیں۔ مگر کمبخت اپنی جاہلیت سے مجبور ہیں۔ یہ بیہودہ خبر ابھی ترقی پر ہے۔ خداوند کریم عقل بخشے (نامہ نگار)

پنجاب میں ناراضگی پھیلانا اور مجرموں کو سزا

مذکورہ بالا بیان سے یہ بات ظاہر ہو گئی ہے کہ پنجاب اور سرحدی صوبہ میں گورنمنٹ کیطرف پبلک کے دلمیں مفسد لوگ کیسی ناراضگی بے بنیاد باتوں کے پھیلانے سے پیدا کر رہے ہیں۔ ایسے دو شریر آدمی اماہ حال کو اٹک میں اپنے کیفر کردار کو پہنچے جنکا مختصر حال یہ ہے کہ ۲۶ اپریل گذشتہ کو ایک شخص مسمی سوامی دیال نے حسن ابدال میں بعض منتخب آدمیوں کو مدعو کر کے ایک جلسہ کیا اور ان کے سامنے بیان کیا کہ حقیقت میں طاعون کوئی قدرتی بیماری نہیں ہے۔ بلکہ گورنمنٹ کوؤں اور چشموں میں زہر ڈالکر یہ بیماری پیدا کر رہی ہے تاکہ ہندوستان کی زیادہ آبادی باشندے مرکر کم ہو جائیں ۳ ماہ حال کی سحر کو حسن ابدال کے تمام کنوؤں وغیرہ میں آٹے کی گولیاں تیرتی ہوئی دیکھکر حسن ابدال کے باشندوں کو نہایت غصہ اور جوش آیا انہوں نے سمجھ لیا کہ سوامی دیال کا بیان صحیح نکلا۔ ورنہ حقیقت میں سراسر یہ کام سوامی دیال کے کسی چیلے چانٹے کا تھا۔

جب باشندوں نے گھبراہٹ اور بے چینی کی ایسی حالت دیکھی تو زیر دفعہ ۵۰۵ تعزیرات ہند جھوٹی خبر کے پھیلانے کے جرم پر کہ جس سے پبلک کو خوف پیدا ہو گیا اٹک کی پولیس نے سوامی دیال کو گرفتار کر کے اس پر مقدمہ قائم کیا تحقیقات سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ ۲۶ اپریل کو سوامی دیال نے حسن ابدال میں مذکورہ بالا جلسہ منعقد کیا۔ کوؤں وغیرہ میں طاعونی کیڑے پھیلانے کی گورنمنٹ پر تہمت لگانے کا الزام ثابت کر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اٹک نے سوامی دیال کو دو سال قید با مشقت اور ۲۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ اگر جرمانہ ادا [illegible]

ایڈریس

جو ڈاکٹر حافظ خلیفہ رشید الدین صاحب ایل ایم ایس لیکچرار اناٹومی و فزیالوجی میڈیکل سکول آگرہ کو سکول مذکور کے طلباء نے ان کے رخصت ہو جانے کے وقت دیا اور جس کا ذکر ہم نے الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں کیا ہے۔ ایڈیٹر

ڈیئر سر!

ہم طلباء آگرہ میڈیکل سکول جناب سے اجازت چاہتے ہیں کہ ہم اس نقصان پر اپنی افسوس کا اظہار کریں جو جناب کی طویل مفارقت کے باعث ہمیں اٹھانا پڑیگا۔

قطع نظر اس نقصان عظیم کے جو ہم برداشت کرنے کو ہیں اگر ہم جناب کے کمالات کا شمار کریں تو ہم اسکو ناممکن پاتے ہیں۔

جناب والا سب سے اول ہم جناب کے قابل قدر طریقہ تعلیم اور طلباء کے ساتھ شفقت و ہمدردی کے سلوک کے متعلق حقیقی اعتراف کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم نے ہمیشہ آپ کو ایک بردبار اور محنت کش استاد پایا ہے جب کوئی طالب علم کسی مسئلہ کے سمجھنے میں قاصر رہا تو جناب نے کسی قسم کے آثار ناراضی یا گھبراہٹ کے اظہار کے بدوں اس امر کو اس کے دل پر نقش کرنے کے لئے پوری سعی کی ہے خواہ باوجود اس سعی کے بھی وہ قاصر ہی رہا ہو۔

آپ ہمیشہ ہمارے ساتھ آزادانہ اور بے تکلفانہ ملتے رہے ہیں۔ ہم نے ہمیشہ آپ کے دست شفقت کو یکساں پایا ہے خواہ ہم کمرہ تعلیم میں ہوتے تھے یا اس سے باہر۔ آپ نے ہمیشہ ان امور میں پوری دلچسپی لی ہے جو ہماری بہلائی سے متعلق تھے۔ آپ نے ہماری کھیلوں میں حصہ لیکر ہم میں مردانہ کھیلوں کا خاص جوش ہم میں پیدا کیا ہے مزید براں ہم یقیناً اس امر کا اعتراف کرتے ہیں کہ آپ نے ہماری گیمز ایسوسی ایشن کی صدارت کے ایام میں ہم میں نہ صرف صحت بخش کھیلوں اور ورزشوں کا شوق پیدا کیا بلکہ ہم کو اعلے درجہ کی اخلاقی تعلیم سے بہرہ ور فرمایا۔ اور اس مقام پر ہمیں یہ کہنے کی اجازت ہوگی کہ یہی حصہ آپ کی قابل قدر تعلیم کا ہے جسکو ہم سب سے زیادہ ضروری سمجھتے ہیں۔

ذہنی لیاقتیں اخلاق کے بدوں محض ایک ملمع اور نمائش ہے۔ اور اسلئے ہم آپ کے دلی شکر گزار ہیں کہ آپ نے اپنی توجہ کو ہماری تعلیم کے اس حصہ کیطرف منعطف فرمایا جسکی طرف افسوس سے کہا جاتا ہے کہ عام طور پر غفلت کیجاتی ہے۔

بالآخر ہم پھر اس امر کے اظہار کی اجازت چاہتے ہیں کہ ہم اس نقصان کے لئے سخت متاسف اور غمناک ہیں جو آپ کی مفارقت کیوجہ سے ہم کو اٹھانا پڑیگا۔ یہ ایک ایسا نقصان ہے جسکی آسانی سے تلافی نہیں ہو سکیگی۔

ہم اب نہایت شوق سے التجا کرتے ہیں کہ آپ اس تاج [illegible] مقبرہ کا نمونہ جو ہاتھی دانت کا بنا ہوا تھا) مہربانی کر کے قبول فرمائیں [illegible] اس عزت اور محبت کا نشان ہوگا جو آپ کی ہمارے دلوں میں ہے اور ہم اس امید سے اسے آپ کو پیش کرتے ہیں کہ یہ ہدیہ محقر آپ کو ہماری ایسوسی ایشن کے تعلقات کو یاد دلاتا رہیگا۔

آخر میں ہم دعا کرتے ہیں کہ آپ آیندہ بھی خوش رہیں اور خدا تعالیٰ آپ پر اپنے فضل اور برکات نازل فرماوے۔ آمین

ہم ہیں آپکے فرمانبردار طلباء آگرہ میڈیکل سکول

اس ایڈریس کا جو جواب خلیفہ صاحب نے دیا تھا وہ آیندہ اشاعت میں چھپ جاویگا انشاء اللہ

مدرسہ تعلیم الاسلام کیلئے چندہ وصول کرنیوالے طلباء

مدرسہ تعلیم الاسلام ۸ر جون سنہ ۱۹۰۷ء سے موسم گرما کی تعطیلات کے لئے بند کیا گیا ہے۔ اور اب انشاء اللہ ۸ر جولائی سنہ ۱۹۰۷ء کو کھلے گا۔

سکول کی ضروریات یوماً فیوماً اسقدر بڑھ رہی ہیں کہ عرصہ سے اس کے لئے مستقل سرمایہ کا سوال منہ کھولے ہوئے ہے۔ مگر ہم ہیں کہ اسطرف پوری توجہ کرنے کیلئے ابھی کسی اور وقت اور موقع کے منتظر ہیں۔ مدرسہ کی جدید عمارت کے لئے جس میں ابھی صرف بورڈنگ ہوس ہی کے سولہ کمرے تیار کئے جا سکے ہیں اور وہ بھی کچے ہونگے۔ سولہ ہزار روپیہ کی الگ ضرورت ہے اور اس صورت میں ہی سکول اور بورڈنگ ہوس جدا جدا رہیں گے۔ یہ میں اور تمام احمدی یقین رکھتے ہیں کہ یہ کام ہو کر رہیگا کیونکہ خدا تعالیٰ کے منشاء اور اذن کے ماتحت اسکے مامور و مرسل نے اسکو اپنے ہاتھ سے شروع کیا ہے اور اسکی نو سالہ ترقی نے بتا دیا ہے کہ کسطرح دن بدن یہ درخت بار ور ہو رہا ہے اور کس سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ ۱۸۹۸ء میں خود ایک لوئر پرائمری کی شکل میں کھلنے والا مکتب آج ہی نہیں کہ ہائی سکول ہے بلکہ تین مختلف مقامات پر اس کی شاخیں بھی کھل چکی ہیں اور ابھی شاخوں کے کھلنے کیلئے درخواستیں آ رہی ہیں۔ میرے دل سے پوچھو تو میں تو چاہتا ہوں کہ ہر قصبہ اور گاؤں میں تعلیم الاسلام کی شاخیں ہوں اور کم از کم ہر **احمدی جماعت** اسکی ایک ایک شاخ اپنے ہاں کھلوائے۔

جدید شاخوں کے کھلنے سے اخراجات اور بھی بڑھ گئے ہیں۔ اور لڑکوں کی تعلیم کے ساتھ ہی لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک زنانہ تعلیم الاسلام سکول فی الحال قادیان دارالامان میں ابتدائی رنگ و شکل میں کھولدیا گیا ہے جسے [illegible] بسم اللہ کر کے تعلیم الاسلام کا اجرا ہوا تھا۔ لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام لڑکوں کی تعلیم کے انتظام سے کسی صورت میں کم اہم نہیں بلکہ اس کے لئے زیادہ فکر اور توجہ درکار ہوگی۔ اور یہ ابتدائی مدرسہ جو لڑکیوں کے لئے کھولا گیا ہے تعلیم الاسلام سکول کی طرح خدا کے فضل سے تعلیم نسوان کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک مرکزی مدرسہ ہوگا۔ اور صدر انجمن کو جلد تر اسکے لئے بھی کسی بورڈنگ ہوس کا انتظام کرنا پڑیگا۔ ان تمام ضرورتوں اور حالتوں کو مدنظر رکھکر قوم کا فرض ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سوچے اور سمجھے۔ ہمارا کام اسکو آگاہ اور مطلع کر دینا ہے۔ اور اپنا فرض ہم ادا کرتے ہیں قوم کا فرض ہے کہ وہ ان ضروریات کا احساس کرکے ان کے تکفل کے لئے اپنی جیبوں پر ہاتھ مارے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تعلیمی شعبہ کا خرچ عمارت کے اخراجات کو نکال کر [illegible] روپیہ ماہوار تک پہنچنے کو ہے اور اس کے لئے مستقل سرمایہ اور مستقل [illegible] چندہ کی حاجت ہے۔ میری اپنی عرصہ سے یہ رائے ہے کہ قوم کے اہل اثر اور ذی وجاہت بزرگوں کا ایک وفد قوم کے پاس جاوے اور وہ قوم کو اسکی ضروریات سے آگاہ کرے اور اس مطلب کیلئے چندہ جمع کرے۔ اس سے صرف [illegible] مستقل سرمایہ ہی جمع ہو جاویگی بلکہ قومی شیرازہ زیادہ مضبوط اور [illegible] اور باہم جماعتیں [illegible] ہو جاویں گی۔ اس حالت میں مرکزی جماعت کو یعنی صدر انجمن احمدیہ کو جسقدر فکر قومی ضروریات کے لئے روپیہ کا اب ہوتا ہے وہ کم ہو جاویگا اور اس کا فکر اور کام منقسم ہو جاویگا اور وہ قوم کے لئے بہتر کام کرنے کے لئے موقع اور وقت نکال سکے گی۔

وفد کے متعلق جب سوال ہوا ہے اور مجھے اپنی قوم کے چیدہ افراد سے جب وہ دارالامان آئے ہیں گفتگو کرنیکا موقع ملا ہے سب نے

پسند کیا ہے لیکن میں بجائے خود جانتا ہوں کہ اس کے متعلق فی الحال ایک مشکل بھی ہے اور وہ مشکل یہ ہے کہ ان بزرگان ملت میں سے (جو دارالامان میں رہتے ہیں) کسی کا نکلنا مشکل نظر آتا ہے۔ اسلئے کہ وہ پہلے ہی کام کے نیچے اسقدر دبے ہوئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا فضل ہی ہے کہ وہ اسقدر کام کر رہے ہیں۔ تاہم بعض بزرگ قوم میں ایسے ہیں جو اگر ہمت کریں اور فرصت اور توفیق پا کر اس قومی خدمت کے لئے نکلیں تو بہت کچھ فائدہ کی خدا کے فضل سے توقع ہے۔ ہاں یہ ضرور کہونگا کہ گو مشکلات ہیں لیکن یہ کام ایسا ضروری ہے کہ اب اس کو بہت پیچھے ڈالنا مناسب نہیں۔ اس وقت وفد کے متعلق خصوصیت سے بحث کرنا میرا مقصد نہیں۔ یہ تو صرف حدیث دل اور بات کے طور پر ذکر ہو گیا۔ اور میں قومی ضروریات پر غور کرنیکا عادی ہوں اس لئے اس سوال کو عموماً قوم کے سمجھدار افراد کے سامنے ذکر کرتا رہتا ہوں اور بزرگان ملت کے حضور بھی گذارش کرتا ہوں یہاں بھی بیان کر دیا شاید کسی دل کو پسند آ جائے اور اس مبارک تحریک کیلئے جوش سے بھر کر دل سے اٹھ کھڑا ہو اور میں بھی اس نیک تحریک سے سعادتمندی کا ثمرہ حاصل کر سکوں۔

اصل غرض جو اس مضمون کے لکھنے سے ہے یہ ہے کہ چونکہ مدرسہ کی مالی حالت جس پر مدرسہ تعلیم الاسلام کی ترقی و بقا کا بہت بڑا انحصار ہے بہت ہی کمزور ہو چکی ہے پچھلے اجلاس مجلس میں یہ قرار پایا تھا کہ مدرسہ کی تعطیلات میں طلباء کو چندہ فراہم کرنے کے لئے بھیجا جاوے۔ اسلئے ہیڈ ماسٹر صاحب نے ایک چٹھی دیکر مندرجہ ذیل طلباء کو اس غرض سے بھیجا ہے کہ وہ مدرسہ کے لئے چندہ جمع کر کے لاویں۔ اس سے یہ غرض نہیں کہ مدرسہ کے لئے ایک رقم جمع ہو جاوے گی۔ بلکہ یہ غرض بھی اور مقصد ہے کہ طلباء میں قومی ضروریات کا احساس اور قومی خدمات کے لئے ایک جوش پیدا ہو [illegible] بزرگان ملت اپنی قوم سے توقع رکھتے ہیں کہ [illegible] قوم کو مایوس نہ کریں گے بلکہ بھی [illegible] کر کے انکی ہمت بڑھائیں گے [illegible] طلباء کو چھپی ہوئی رسیدیں دی گئی ہیں جن کا ایک حصہ طلباء کے پاس رہیگا اور دوسرا [illegible] طلباء یا ان کے [illegible] احمدیہ کے خزانہ میں روپیہ کے ساتھ داخل کریں گے۔

اب میں [illegible] ہیڈ ماسٹر صاحب نے اپنے طلباء کو دی ہے اور ان طلباء کے اسماء جو اس خدمت کے لئے مامور کئے گئے ہیں ذیل میں درج کرتا ہوں اور ختم کرتے ہوئے پھر امید ظاہر کرتا ہوں کہ قوم اپنے بچوں کی جو قومی [illegible] ہو کر ان کے سامنے آتے ہیں قدر کریگی اور [illegible] دامن نہ پھیلیں گے۔ اسکے [illegible] نونہالان قوم! خدا تمہارے ساتھ ہو تمہارے جذبات میں ترقی اور [illegible] کرے تم قوم اور [illegible] نسلوں کے لئے نیک نمونہ بنو اور اپنے مقاصد میں بامراد واپس آؤ۔ آمین

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مدرسہ ۹ جون سے ایک ماہ کے لئے بسبب تعطیلات موسم گرما بند کیا گیا ہے اور لڑکے اپنے اپنے گھروں میں گئے ہیں۔ بعض طلباء کو کہا گیا ہے کہ تعطیلوں میں مدرسہ اور صدقات کے چندہ جمع کر کے لائیں۔ چنانچہ ایسے طلباء کو جنکو اس غرض کے لئے منتخب کیا گیا ہے ایک چھپی ہوئی چٹھی اپنے دستخط کے ساتھ دی ہے اور نیز رسید بکیں دی ہیں تاکہ جن سے چندہ وصول کریں ان کو رسید دیدیا کریں۔ امید ہے کہ احمدی بھائی ان طلباء کو چندہ کی فراہمی میں مدد دینگے۔ مندرجہ ذیل طلباء کو اس غرض کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	نام طالب علم	نام جماعت	سکونت
۱	خدا بخش	ففتھ ہائی	راولپنڈی کیمبل پور
۲	صفدر خاں و برادران	"	فیروز پور
۳	عبدالقادر و محمد یحییٰ	اول مڈل	شاہ آباد
۴	امجد حسین	پنجم ہائی	بٹالہ
۵	غلام حسین	"	مردان پشاور
۶	فضل الدین	پنجم ہائی	جہلم
۷	عبدالرحمن و محمد صادق	"	گجرات
۸	عبدالغنی و برادران		بہاول پور
۹	عبدالمجید	فورتھ ہائی	انبالہ
۱۰	میاں محمد		سہارنپور و پٹیالہ
۱۱	فیروز الدین	سپیشل کلاس	دانہ ضلع ہزارہ
۱۲	عبدالعزیز	سوم مڈل	ظفروال
۱۳	غلام قادر		سیالکوٹ
۱۴	محمد اسمٰعیل	فورتھ ہائی	گوجرانوالہ
۱۵	مستری عبدالرحمن	ففتھ ہائی	بھیرہ
۱۶	شیخ عبدالرحمن	نومسلم	لاہور
۱۷	محمد صالح الطاف حسین	پنجم پرائمری	"
۱۸	عبدالرحمن امرتسری	پنجم ہائی	امرتسر
۱۹	محمود	شاخ دینیات	علاقہ قادیان
۲۰	عبیداللہ		ہزارہ آباد
۲۱	گیلانی بخش	اول مڈل	سرگودہ
۲۲	احمد علی	پنجم پرائمری	کسیام
۲۳	فخر دین	پنجم ہائی	ملتان
۲۴	ولی اللہ	"	رعیہ

شیر علی عفی اللہ عنہ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

استفسار اور ان کے جواب

ایک دعا اور اس کا جواز ۔ میاں محمد دین احمدی کتاب فروش لاہور حال ساکن موضع [illegible] ریاست جموں نے ایک عریضہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بھیجا جس میں لکھا تھا "اے حضرت چند روز سے محض رضائے الٰہی کیلئے جناب باریتعالیٰ میں یہ دعا شروع کی ہے کہ میری عمر میں سے دس سال حضرت اقدس مسیح موعود کو دیئے جاویں کیونکہ اسلام کی اشاعت کیواسطے میری زندگی اتنی مفید نہیں کیا ایسی دعا مانگنا جائز ہے" حضرت اقدس نے جواب میں تحریر فرمایا "ایسی دعا میں مضائقہ نہیں بلکہ ثواب کا موجب ہے"

ہندوؤں سے ہمدردی ۔ ایک شخص کا سوال حضرت کے حضور پیش ہوا کہ بسبب پرانے تعلقات کے ایک ہندو ہمارے شہر کا ہمارے معاملات شادی اور غمی میں شامل ہوتا ہے اور کوئی مر جائے تو جنازہ میں بھی ساتھ جاتا ہے کیا ہمارے واسطے بھی جائز ہے کہ ہم انکے ساتھ ایسی شمولیت دکھائیں۔ فرمایا کہ ہندوؤں کے رسوم اور امور مخالف شریعت اسلام سے علیحدگی اور بیزاری رکھنے کے بعد دنیوی امور میں ہمدردی رکھنا اور ان کی امداد کرنا جائز ہے۔

جمعہ کے بعد احتیاطی ۔ ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ بعض لوگ جمعہ کے بعد احتیاطی پڑھتے ہیں اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ فرمایا کہ قرآن شریف کے حکم سے جمعہ کی نماز سب مسلمانوں پر فرض ہے جبکہ جمعہ کی نماز پڑھ لی تو حکم ہے کہ جاؤ اب اپنے کاروبار کرو بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ انگریزوں کی سلطنت میں جمعہ کی نماز اور خطبہ نہیں ہو سکتا کیونکہ بادشاہ مسلمان نہیں ہے تعجب ہے کہ خود بڑے امن کے ساتھ خطبہ اور نماز پڑھتے بھی ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ نہیں ہو سکتا پھر کہتے ہیں کہ احتمال ہے کہ جمعہ ہوا یا نہیں اسواسطے ظہر کی نماز بھی پڑھتے ہیں اور اس کا نام احتیاطی رکھا ہے۔ ایسے لوگ ایک شک میں گرفتار ہیں۔ ان کا جمعہ بھی شک میں گیا اور ظہر بھی شک میں گئی۔ نہ یہ حاصل ہوا نہ وہ۔ اصل بات یہ ہے کہ نماز جمعہ پڑھو اور احتیاطی [illegible]

آج کل دنیا پر تباہی کیوں ہے

ظاہر ہے کہ جیسی تباہی آجکل دنیا پر آرہی ہے اسکی نظیر زمان مرسلین سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام میں ہی ملیگی۔ کہیں زلازل ہیں تو کہیں تباہ کرنے والے طوفان ہے وہ طاعون جو یہودیوں پر نازل ہوئی تھی اس زمانہ میں بھی نازل ہو گئی جس نے ہندوستان و پنجاب میں قیامت برپا کر رکھی ہے۔ پس جو صاحب اس کا باعث معلوم کرنا چاہیں وہ قرآن مجید کی آیت وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا میں غور و خوض کریں۔ اور ان آفات سے بچنے کیلئے توبہ و استغفار کو اپنا حرز بنائیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مجدد صدی چہاردہم کا الہام اسم اعظم یا رب کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی بکثرت پڑھیں اور علاج اسباب ظاہری تریاق طاعون معروف بہ روغن نوری کے چند قطرات روزانہ کھاتے رہیں جب سے طاعونی جراثیم بدن کے اندر داخل ہوتے ہی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ بفضل تعالیٰ ہم نے اس کی عجیب و غریب تاثیر تجربہ کی ہے کہ طاعونی ایام میں بطور حفظ ما تقدم پینے سے اگر اسکے چند قطرات بالوں میں ٹپکائے جائیں اور گلٹی میں ملا کر بدن پر مالش کیجائے تو فوراً سر درد و بخار کا فور اور سرسام و گلٹی کا خطرہ دور اور طبیعت میں صحت و سرور حاصل ہوگا [illegible] اگر انکے بدن پر گلٹی ہیں ملا کر مالش کریں تو بہت جلد طاعونی بخار بلکہ ہر قسم کے بخار سے آرام ہوتا ہے بارہا کا تجربہ ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی بہت امراض کیلئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ [illegible] واقع لکھی ہے تجربہ [illegible] [illegible] ہر شخص کے پاس ہونا ضروری ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ دونوں روغن حکیم نور محمد پروپرائیٹر شفا خانہ ہمدم [illegible] لاہور سے بذریعہ ویلیو پے ایبل [illegible] [illegible] موصل [illegible]۔

بچپائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بیان کرنے کی ضرورت نہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] فوراً رفع ہو جاتی ہیں اور ہر قسم کی [illegible] [illegible] [illegible] جواہرات سے تیار ہوتی ہے [illegible] [illegible] قیمت فی بکس ایک روپیہ۔

طلائے طلسمی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

برادران ملک

کی خدمت میں گذارش ہے کہ ایک مدت سے زمانہ جس خضاب کا خواہشمند تھا۔ شکر صد شکر! کہ آج بارہ سال کی لگاتار کوششوں کے بعد ہم اس خضاب کے بہم پہنچانے میں کامیاب ہوئے یہ خضاب تیل ہے جو ڈاڑھی اور سر کے سفید بالوں کو لگانے ہی فقط چار منٹ میں سیاہ بھنورے کی طرح کالا۔ ملایم اور چمکدار رہتا ہے۔ پندرہ روز کے بعد لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک بکس پانچ ماہ تک کافی ہوتا ہے قیمت فی بکس صرف ۲؍ ۔ پیپہ ہے محصول بذمہ خریدار

المشتہر

حضرت مولٰنا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ ہمدانی محلہ عطار گلی پوسٹ مانڈوی - بمبئی

سامان ورزش کی رعایتی فہرست



کرکٹ بیٹ - سیدھی ریشے دار کشمیر کی لکڑی کرما بینڈل کا [illegible] اور دو ور بٹر کے ہی ہوتی نہایت پایدار ہیں قیمت ۱۲ روپیہ - کرکٹ بیٹ - سیدھی ریشے دار کشمیر کی لکڑی ملاکین بینڈل مع ربڑ کے میچ کیلئے نہایت عمدہ ہے - کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوئم کی ہوگی بینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا - کرکٹ بیٹ - پال کین لکڑی جیدہ مضبوط اور پایدار پریکٹس کے لئے ۱۲؍ - کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کے لئے ۸؍ -

بچوں کے کرکٹ سٹ ۱۲ و ۳ ابر سرکنڈا سٹ ایک بیٹ ایک بال لکڑی کا تیس فی سٹ

[illegible] ۱۰ و ۱۱ سٹ ایک سٹ وکٹس ایک بال فی بکس

فٹ بال عمدہ کاؤ ہائڈ پایدار اور مضبوط بلیڈر نہایت پایدار

بچوں کیلئے فٹ بال مع بلیڈر

کرکٹ بال گٹسون نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے کے

ولایت کے بیج

پیگٹس

کرکٹ وکٹس فی کاپی

المشتہر نظام الدین مستری احمدی نمبر سیالکوٹ

[illegible]

گلی کوچہ میں چرچا

بعض وقت خلایق کو دھوکہ دینا بہت آسان ہوتا ہے لیکن کوئی شخص بہت عرصہ تک دھوکہ نہیں دے سکتا اگر ایسا ہو تو ضرور لوگ اُسکی چالبازی سے آگاہ ہو جائینگے جس شخص کو دھوکہ دیا جاتا ہے وہ شکی ہو جاتا ہے اپنے شہر کے اخبار میں ایک ایسے واقعہ کا حال کہ وہ جو دنیا کے کسی دور حصہ میں گذرا ہے پڑھ کر شک کرنا ممکن ہے لیکن جبکہ ایسے اشخاص کا ذکر ہو کہ جو یہیں موجود ہیں جن سے ہم واقف ہیں جنہیں ہم مل سکتے ہیں اور جن سے ہم گفتگو کر سکتے ہیں تو ایسی حالت میں اختلاف اور شک نہیں ہوتا اس بیان کو پڑھئے۔ ڈاکٹر۔ پی۔ ایس گنا صاحب ایم ڈی۔ امریکن طریقہ سے علاج کرنیوالے ہیں کا دواخانہ کھاتی اور جرکی وسو ... گلی میں واقع ہے۔ فرماتے ہیں میں کمال خوشی سے پسند دیتا ہوں کہ میں نے ڈوان کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈوانس بیک ایک کڈنی پلس) گردہ اور مثانہ کی بیماریوں اور پیشاب کی شکایات میں استعمال کیں اور مجھے یہ بات جاننے سے خوشی ہوئی کہ یہ گولیاں ان امراض کیلئے واقعی عجیب کارآمد دوا ہیں اور مجھے پورا یقین ہے کہ ان امراض کے لئے جو دوائیاں دیجاتی ہیں ان سے بدرجہا بہتر ہیں۔ اگر آپ اچھے رہنا چاہتے ہیں تو گردوں کو اچھا رکھیے ڈوان کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈوانس بیک ایک کڈنی پلس) اسی لئے بنا گردوں کے مرض کی یہ علامتیں ہیں۔ درد پشت اور پیچھے کے اعضا میں ورم شقیقہ یعنے آدھا سیسی۔ گھٹیا۔ چکر آنا۔ بیخوابی اور دل کی بیقاعدہ حرکت وغیرہ

ان سب مرضوں کے خاص سبب وہ زہریلے فضلہ ہیں جنکو گردے خون میں سے نکال نہیں سکتے یہ گولیاں تمام دوا فروشوں کی دوکانوں پر یا براہ راست ڈوان کی اوویہ پوسٹ آفس باکس نمبر ۲ بمبئی کے پتہ سے ملتی ہیں قیمت فی شیشی ... یا چھ شیشیوں کے ... اگر آپ اپنے حکم کے ساتھ اس اشتہار کو جو عام اخبار کرتے ہیں چھپا ہے بھیجینگے تو آپ کے حکم کی تعمیل بغیر ویلیو پی ایبل خرچ لینے کے کی جائیگی۔

ایک لاکھ پڑیہ تقسیم ہو چکی

اگر ہمارے سرمہ کی ہر شیشی کی مہر پر آفتاب کا ٹریڈ مارک نہ ہو تو جعلی سمجھنا چاہیئے

(ہر درخواست کیونت اخبار کا حوالہ ضرور دیں)

روشنی معدوم ہو گئی

... اور آنکھیں صاف ہو گئیں کسی قسم کی سیاہی وغیرہ کا اثر آنکھوں میں نہیں رہتا یہ وہ سرمہ ہے جس نے نزول آب ... میں فایدہ دکھایا ہے اور باقی امراض جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ سبل۔ پانی۔ پڑبال۔ خارش۔ موتیابند۔ ابتدائی سرخی ناخنہ وغیرہ چند ہی روز کے بعد استعمال سے کھو جاتے ہیں۔ سیکڑوں سارٹیفکٹ معززوں و ڈاکٹروں و حکیموں و رئیسوں ... موجود ہیں ایک تولہ سرمہ سال بھر سے زیادہ کو کافی ہے ایجنٹوں کی ضرورت ہر ملک میں ہے قواعد ایجنسی درخواست آنے پر روانہ ہونگے دریافت طلب امور کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔

سرمہ نور خاکی فی تولہ ... سرمہ سیاہ بصری فی تولہ ۸

سوتی ... رنگ ... بالاپوش خوش وضع ایسا کہ ریشمی معلوم ہوتا ہے مستورات کے لئے ... تو شک لحاف ... پائدار و خوبصورت ... فی تھان طول ۱۴ درعہ ۱۰ گز ... اگر قیمت ... فرمایشات وی پی منگانے میں جاہئیں داطمینان محصول روانہ ذمہ خریدار جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مہتمم کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع لکھنؤ ہونی چاہیئے

المشتہر محمد اعجاز علی مالک کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع لکھنؤ

بچوں کی صحت

والدین کی بڑی فکر کی بات ہے

اگر بچہ چڑچڑا ہے معدہ ضعیف ہے تو اُس کو



اسکاٹ ایملشن

پلانا ... چاہیئے

اگر چند قطرے دودھ میں ملا کر دئے جائیں تو بچہ میں تغیر معلوم ہو بچہ خوش بشاش نہ چڑچڑا ہو اور غذا جو صحت کی نشانی ہے مزے سے کھائے

ہاتھ سے نہ چھونا چاہیئے

سب دوا فروش بیچتے ہیں (اسکاٹ و بون (متحدہ) دواساز ان لنڈن انگلینڈ

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا۔